MONTHLY AAWAZ

ماہنامہ

آواز

جلد ۱ | مئی ۱۹۸۰ء | شمارہ ۲



شادی..... پھر اولاد..... جو شادی کا ما حصل ہے اور حاصلِ زندگی بھی ——— ایک پاکستانی ماں، اپنے مستقبل کے ساتھ

غزلیں

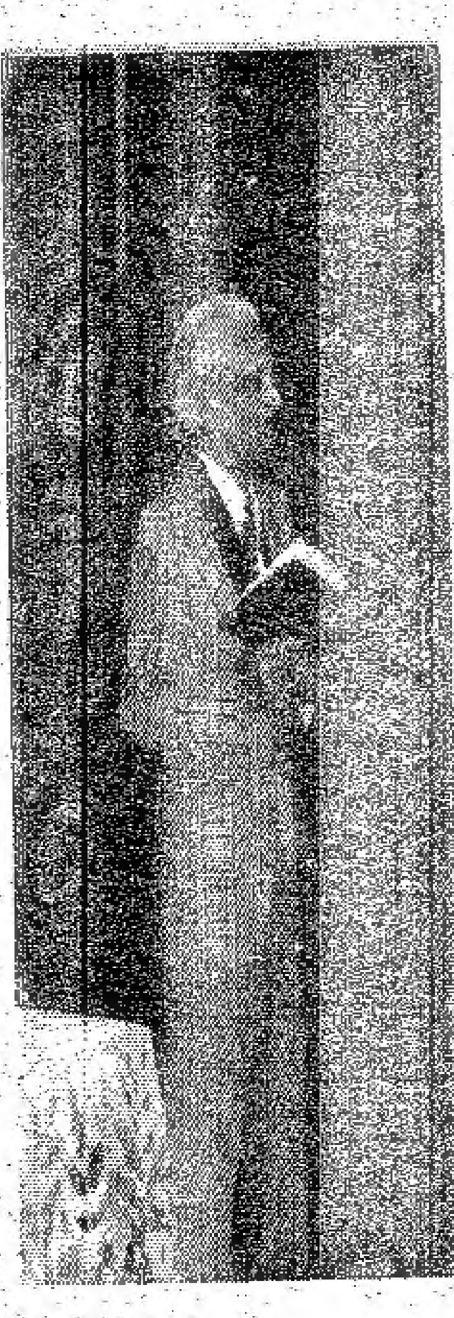
ہم رندوں کی میخانے میں اس طرح بسر ہو جاتی ہے
جب ہوش میں آنے لگتے ہیں ساقی کو خبر ہو جاتی ہے
اک دن بھی تہی دامن نہ رہا یہ فیض ہے ان کی الفت کا
جو بوند پلک سے گرتی ہے وہ بڑھ کے گہر ہو جاتی ہے
دیوانے تمہارے کیا جانیں کب صبح ہوئی کب شام ہوئی
جاؤ تو اندھیرا ہو جائے آؤ تو سحر ہو جاتی ہے
دن اہتمام شب میں کٹا جب شام ہوئی تو اس جدی
ہر آہٹ پر آمد کا گماں یوں رات بسر ہو جاتی ہے
انصاف کہاں ہے دنیا میں یہ دور ہے حسن پرستی کا
وہ جس کی طرف ہو جاتے ہیں دنیا بھی ادھر ہو جاتی ہے
کیا لطف و کرم کیا ظلم و ستم کیا آگاہی کیا بے خبری
یہ بھی گزر ہو جاتی تھی ایسے بھی گزر ہو جاتی ہے
خود پوچھ لو اپنی زلفوں سے رخساروں سے معلوم کرو
دیوانے تمہارے کیا جانیں کب شام و سحر ہو جاتی ہے
اے جوش خطائے الفت کی تعزیر کہاں کا ہے انصاف
نادانستہ بے خبری میں اک بات اگر ہو جاتی ہے

جوش مندوری — ٹورانٹو اونٹاریو


جوش مندوری

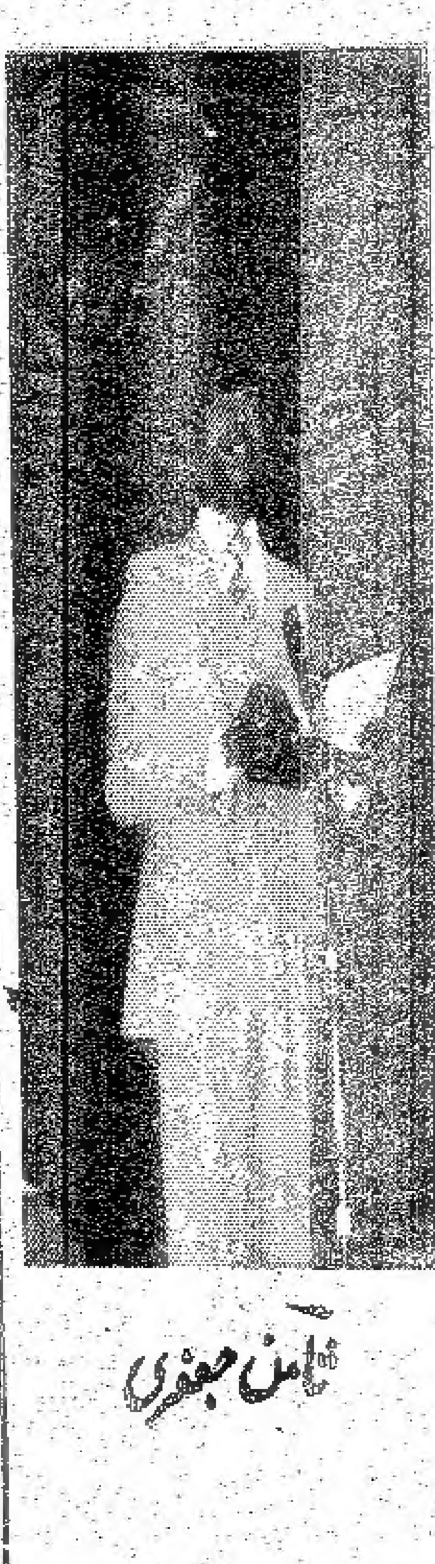
اے سہیل باخبر اخبار کیوں ممتاز ہے
فلسفہ ہے یہ نہ کوئی اور نہ کوئی راز ہے
لکھنے والوں کے قلم کو روکتا کوئی نہیں
اردو اخباروں میں آخر اس کو کیوں اعزاز ہے
صرف کچھ منظوم جملوں کو کیا ہے ایک جا
کہئے کیا طرز عبارت سے کہیں پرواز ہے
جس کو پڑھ کر آپ ہو جاتے ہیں نہال و شادماں
منتخب تو آپ ہیں اور ہم کو اس پر ناز ہے
بے صدا کا آج تک پرچہ یونہی جاری رہا
آج اس اخبار کو جدت پہ اپنی ناز ہے
دو ورق کا صرف اس میں اک اضافہ کر دیا
دیکھ کر یہ ارتقا کے واسطے پرواز ہے
دیکھتے رہتے ہیں جس کو آپ عرصے سے جناب
بے صدا صبر کی اف سے یہ جو اک آواز ہے

شاہد نقوی — اسکاربرو اونٹاریو


شاہد نقوی

محفل خاص سجائے یہ ضروری تو نہیں
کوئی پلکوں پہ بٹھائے یہ ضروری تو نہیں
وہ کھو آؤ یہ میخانہ ہے ساغر بھی ہے
کوئی آنکھوں سے پلائے یہ ضروری تو نہیں
شمع جلتی ہے رات بھر لیکن
کوئی پروانہ جلائے یہ ضروری تو نہیں
رات بھر خار سے چبھتے ہیں بدن میں میرے
نیند پھولوں پہ ہی آئے یہ ضروری تو نہیں
مجھ سے دنیا نے پھیر لیں آنکھیں
وہ بھی دامن کو چھڑائے یہ ضروری تو نہیں
میں نے مشکل میں دیا ساتھ اس کا ہر دم
میری مشکل وہ بٹائے یہ ضروری تو نہیں
ہاتھ اٹھے ہیں دعا کیلئے اگلے ثامن
کوئی امید بر آئے یہ ضروری تو نہیں

ثامن جعفری — اسکاربرو اونٹاریو


ثامن جعفری

کیا لبھائیگی پری یا اب پری کی ماں مجھے
کیوں ہٹائیں تیری الفت سے ترشح خواں مجھے
شدت سے ظاہر کرے گا خشکی داماں مجھے
دیکھتا ہے ابر باراں جب کبھی گریاں مجھے
کچھ تو شفق کہتے ہے کچھ ذار رنگ کہنے لگے
وہ بت ہندی مگر کہتا رہا سلطاں مجھے
کیسے ہیں عاشق ہوا ہوں اشرف المخلوق پر
کس لیے بہلا رہی ہیں خواب میں پریاں مجھے
چند حوروں کی طمع میں چھوڑ دوں انساں کو
شیخ صاحب اس قدر سمجھا ہے کیا ناداں مجھے
جمع اغیار میں گھبرا کے وہ شکل ہند کو
ہاتھ دیتے ہیں کبھی دنیا کبھی یاراں مجھے
علم ہے فردوس میں حوروں کی خدمت کا مگر
خوش کریں گے کس طرح جنت میں یہ غلماں مجھے
واہ قسمت دیکھ لینا ہے جو کوئے یار میں
مارنے کو دوڑتا ہے آپ کا درباں مجھے
بعد تفریحات شاہد آ گیا ماہ صیام
اب غزل گوئی کی صورت ہیں غلماں مجھے

شاہد نقوی — اسکاربرو اونٹاریو

نوٹ:- شاہد نقوی کی یہ غزل دسمبر ۸۶ء کو اشاعت کیلئے موصول ہوئی تھی - بہت تاخیر سے غزل شائع کرنے پر ہم محترم شاہد نقوی صاحب سے معذرت خواہ ہیں

(ادارہ)

غم جس سے ہو نہ ایسی لگن چاہیے نہیں
غم دل میں چاہتے ہیں گھٹن چاہیے نہیں
دھیمی ہے درد غم کی یہ فریاد اس لیے
کہ تیری جبیں پہ کوئی شکن چاہیے نہیں
دو گھونٹ دو جو پیار سے بجھ جائے گی یہ پیاس
دو ہم کو پیار گنگ و جمن چاہیے نہیں
آواز بلبلوں ہی کی سنتے رہے ہیں ہم
اپنے چمن میں زاغ و زغن چاہیے نہیں
کم ظرف ہم نہیں کہ چمن تم سے مانگ لیں
خوشبو بہت ہے سرو سمن چاہیے نہیں
بھرتے لہو کا رنگ غزل میں جمال آپ
کہ مہندی بغیر لوگ دلہن چاہیے نہیں

جمال زبیری — ٹورانٹو اونٹاریو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ آواز

اسلام برد (کینیڈا)

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

آواز کا دوسرا شمارہ حاضر ہے

ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرینگے کہ آواز ہر گھر کی آواز ہے لیکن اتنا یقین ہے کہ جہاں جہاں اردو پڑھی جاتی ہے وہاں "پیناسبر" پڑھا جاتا ہے اور جہاں پیناسبر ہو اس گھر میں آواز کی آواز ضرور گونجتی ہوگی۔ ہماری خواہش صرف یہ ہے کہ "آواز" کے ذریعہ مقامی لکھنے والوں کی آواز کی گونج لوگوں کو انگشت بدنداں کردے کہ ہم جہاں بھی ہوں اپنی پیاری زبان اردو کے ذریعہ اردگرد کے ماحول کی عکاسی بخوبی کر سکتے ہیں۔ تجارتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کسی اخبار یا ماہنامہ کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وہ صاحب قلم کی تخلیقات شائع کرے۔ وقت بچانے کیلئے طبع زاد مواد کو دوبارہ شائع کرنا بہت آسان ہے ــــ لیکن کمال کی بات تو یہ ہے کہ یہاں کے گوشہ نشین ادیب و شاعر کو منظر عام پر لایا جائے اور ان کی تخلیقات کو وہ مقام دیا جائے جس کے وہ مستحق ہیں۔ بیشک ایسا کرنے کیلئے محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے مگر ایسا کرنے پر ضمیر مطمئن ہو جاتا ہے کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ تعمیری ہے۔

ہم آواز پر محنت کر رہے ہیں اور کرتے رہینگے لیکن ہم نے کبھی اسے اپنی ملکیت نہیں سمجھا۔ یہ آواز آپ سب کی آواز ہے۔ یہ مختصر سا ماہنامہ کل بھی ضخیم بن سکتا ہے۔ صرف آپ سب کا تعاون چاہئے ــــ چونکہ ماہنامہ آواز پندرہ روزہ اخبار پیناسبر کے زیر ادارت شائع ہوتا ہے اس لئے سنہ ۱۹۸۰ء کے پیناسبر ادبی ایوارڈ میں وہ تمام تخلیقات بھی شامل کی جائیں گی جو ماہنامہ آواز میں شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہونگی۔

جس طرح اخبار پیناسبر کو سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار کی حیثیت دینے میں آپ کا بھرپور تعاون شامل حال رہا ہے اسی طرح ہمیں قوی امید ہے کہ آپ کو تاہی قلم سے کام نہ لیتے ہوئے آواز کے سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے نوازیں گے۔

سورۃ فاتحہ کے مختلف نام

فاتحۃ الکتاب	دعا کی کتاب	یعنی ہر دعا کے شروع میں یہ سورۃ پڑھی جاتی ہے
سورۃ الحمد	تعریف والی سورۃ	اس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان ہے
ام القرآن	قرآن کی ماں	قرآن پاک کی ابتدا کرنے والی سورۃ
ام الکتاب	کتاب کی ماں	کتاب یعنی قرآن کی ابتدائی سورۃ
السبع المثانی	۷ بار بار دہرائی جانے والی	نماز میں ۷ بار پڑھی جانے والی سورۃ
سورۃ الصلوٰۃ	نماز کی سورۃ	یعنی نماز میں پڑھی جانے والی سورۃ
الوافیۃ	وفا کرنے والی	ہر دعا کو پورا کرنے والی سورۃ
الکافیۃ	کفایت کرنے والی	گناہوں سے کفایت کرنے والی سورۃ
سورۃ الکنز	خزانہ کی سورۃ	یعنی پورے قرآن کا نچوڑ اس سورۃ میں ہے
سورۃ الشفاء	شفا کی سورۃ	بیماریوں سے شفا کرنے والی سورۃ
اساس القرآن	قرآن کی بنیاد	قرآن پاک کا خیمہ یعنی بنیاد
احسن سورۃ	پسندیدہ سورۃ	نبی کریم کی یہ سب سے پسندیدہ سورۃ تھی
والقرآن العظیم	بہت پڑھی جانے والی	قرآن کی سب سے بڑی سورۃ یعنی معانی کے لحاظ سے
اعظم سورۃ	بڑی سورۃ	سب سے عظیم سورۃ
تعلیم المسئلۃ	مانگنے والی سورۃ	یعنی دعا مانگنے کی تعلیم دیتی ہے

کوثر رحمٰن ـــ ہیملٹن، اونٹاریو

باورچی خانہ

ہم آپ کو دال بنانے کا طریقہ بتاتے ہیں۔ یہ دال قیمہ کہتے ہیں۔ آپ دال میں قیمے کے علاوہ مختلف سبزیاں، جھینگے اور مرغی کا قیمہ بھر سکتی ہیں۔

آیئے قیمہ پکائیں

(شبیہ)

قیمہ ادھ سیر، پیاز درمیانہ سائز کی چار عدد، ادرک لہسن پسی ہوئی چائے کا ایک چمچہ، لہسن پسا ہوا چائے کا ایک چمچہ، نمک ایک چائے کا چمچہ، ہری مرچ درمیانہ سائز کی چار عدد، گرم مصالحہ پسا ہوا چائے کا ایک چمچہ، سفید زیرہ پسا ہوا چائے کا آدھا چمچہ، گھی دو کفگیر کے چمچے، ہرا دھنیا حسب خواہش۔

ترکیب

(۱) قیمہ دھو کر چھلنی میں رکھیں۔

(۲) پیاز باریک کاٹ لیں۔

(۳) ایک دیگچی میں قیمہ، پیاز، گرم مصالحہ، زیرہ اور ہری مرچ ڈال کر دھیمی آنچ پہ پکنے دیں۔

(۴) قیمہ کا پانی خشک ہو جائے تو گھی میں اور پسا ہوا لہسن ادرک ڈال کر بھونیں۔

(۵) اب ہرا دھنیا کاٹ کر ڈالیں اور قیمہ دم پر رکھ دیں۔

(۶) پانچ منٹ بعد چولہا بند کر دیں اور قیمہ تیار ہے۔

بقیہ

ادبی ایوارڈ میری نظر میں

یہ امر باعث فخر ہے کہ مجھے انعام اول سے سرفراز کیا گیا۔ اگر انعام پانے والوں کی فہرست میں میرا نام نہ بھی ہوتا تو اس حسن انتظام کے بعد میرے دل میں کبھی یہ بدگمانی نہ ہوتی کہ چونکہ میں اجنبی تھا اور کسی سے شناسائی نہ تھی اس لئے مجھے نظر انداز کیا گیا۔ لیکن اب مجھے حقیقی مسرت ہے کہ یہ انعام بطور میرے حق کے مجھے عطا کیا گیا ہے۔ جس کیلئے میں مدیر پیناسبر اور تمام ججز صاحبان اور محترم جناب فیروز احمد صاحب کا بیحد ممنون ہوں کہ میری سعی کو اس قابل سمجھا اور انعام اول کا مستحق ٹھہرایا۔

مجھے امید ہے کہ سہیل اختر نے جن اعلیٰ مقاصد کے ساتھ فروغ اردو ادب کے لئے عمارت کی جو بنیاد رکھی ہے وہ کسی دن ایک عالیشان اور خوبصورت محل کی صورت اختیار کر لیگی۔ سہیل اختر کی یہ کوشش اس عمارت کی بنیاد کی خشت اول ہے اور بانی معمار کی حیثیت سے سہیل اختر کا نام ہمیشہ یادگار رہیگا۔

(جوش منصور ملک، ٹورانٹو)

حاجی بابا

انور شیخ

محترمی سہیل افضر

السلام علیکم

مشہور مقولہ ہے کہ "نام میں کیا رکھا ہے؟" اس پر ہی لوگ اگر نام منظور ہو تو فیض کے اصحاب بناتے ہیں، پلے بناتے ہیں، چاہ بناتے ہیں، مسجد والا اسبا بناتے ہیں، "حاجی" بنتے ہیں "بابا" بنتے ہیں۔

لیجئے "حاجی بابا" حاضر ہے۔
امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

خیر اندیش
انور شیخ

"کہاں چھپے رہتے ہو آج کل؟ تمہیں تو شہر میں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔"

"یار کوئی ایسی بات نہیں جو چھپا پھروں، بس پچھلے چار سال سے تو اکیلے ہی مکان میں ہالٹ پڑا رہتا ہوں۔"

"کچھ بار فون کیا لیکن کوئی فون ہی نہیں اٹھاتا۔"

چند ہفتوں سے تقریب کا سلسلہ کچھ ایسا چلا آ رہا ہے کہ گھر بیٹھنے کا موقع نہ مل سکا۔

"آج کیا کر رہے ہو؟ چلو آؤ ہماری طرف آج وہاں حضرت صاحب بلا رکھا ہے۔"

"کیا وہاں بھی کوئی تقریب ہے؟"

"تقریب کیا ہونا ہے بس وہاں کچھ یاد کرتے کروانا ہوگا۔"

"خیریت تو ہے؟"

"ہاں ہاں پوری طرح سے خیریت ہے وہ ان کے چھوٹے صاحبزادے ہیں نا، ان کی سالگرہ ہے۔"

"سالگرہ کی تقریب میں؟ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ یہ تو بچوں کی دلچسپی کی محفل ہوتی ہے۔"

"کچھ اور لوگ بھی ہوں گے شاید کھانا وغیرہ ہو۔"

"تو گویا ایک بیٹھک اور کوئی کھانے والا معاملہ ہے، کھانے کے بعد ظاہر ہے کہ چائے کا دور چلے گا اور پھر تاش کی بازی جمے گی جو شاید صبح تک نہ ٹوٹے۔"

"شاید!"

"شاید کیا! ہمیشہ ہوتا یہی ہے۔ مجھے تو یوں گمان پڑتا ہے کہ تمہاری پچھلے چند ہفتوں کی تقاریب بھی اسی قسم کی ہوں گی۔"

"جانے دیں، پردیس ہے اور جو بھی کیا ذرا مل بیٹھنے کا بہانہ بن جاتا ہے۔"

"کب تک پردیسی بنے رہو گے، یہاں کی تفریحات میں بھی حصہ لینا چاہئے۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً! ...... میرا مطلب ہے کہ کبھی اوپر ہفتے چلے گئے۔"

"آپ جا یا کیجئے میری صحت تو خیر ٹھیک ہی رہتی ہے۔"

"مثلاً یا تاش بیٹھ کر آدھے رات تک، مجھے تو ان کا کوئی شوق نہیں۔"

"اچھی بات کہی جاسکتی ہے۔ سکینڈل بھی تو کھیلا جا سکتا ہے۔"

"اچھا اب سردی میں آپ لمبا کوئی اپنا گھنٹا یا ڈھنڈا توڑ آئیں۔ ہم تو اندر رہ کر ہی بیٹھے۔"

"تو ٹھیک ہے صاحب اندر رہنے دیں، پوری تاش اور چند بھتوروں کا دور چلے، گرم گرم کرکے آپ کا انداز فکر وسیع ہونے سے رہا۔"

"انداز فکر وسیع ہو یا نہ ہو لیکن دل اتنا تنگ نہیں۔ چھوڑو اس قصے کو، کل ہمارے ہاں چلے آؤ جو کچھ بھی پسند ہے حاضر کر دیا جائے گا۔"

"کل! ...... کل حاجی صاحب کے یہاں حاضری ہے۔"

"حاضری سے کیا مراد ہے! کیا کوئی پیر یا بابا کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؟"

"نہیں وہ پچھلے دنوں حاجی صاحب ذرا علیل رہے تھے اب طبیعت قدرے بحال ہے تو کل غسل صحت کر رہے ہیں۔"

"غسل صحت کر رہے ہیں تو کرتے رہیں، کیا اس سلسلہ میں کوئی لوٹا یا گڑوالی پانی کی ذمہ داری آپ پر لگا رکھی ہے؟"

"نہیں بس دیسے ہی کچھ اور لوگوں کو بھی بلایا ہے، شاید کھانا وغیرہ ہی ہوگا۔"

"ظاہر ہے کہ کھانے کے بعد چائے کا دور چلے گا اور پھر شاید سامعین میں کوئی مذہبی یا سیاسی مناظرہ ہو جس کے نتیجے میں چند اصحاب ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ اور کبھی ایک دوسرے کی صورت نہ دیکھنے کی قسم کھا کر محفل سے اٹھیں۔"

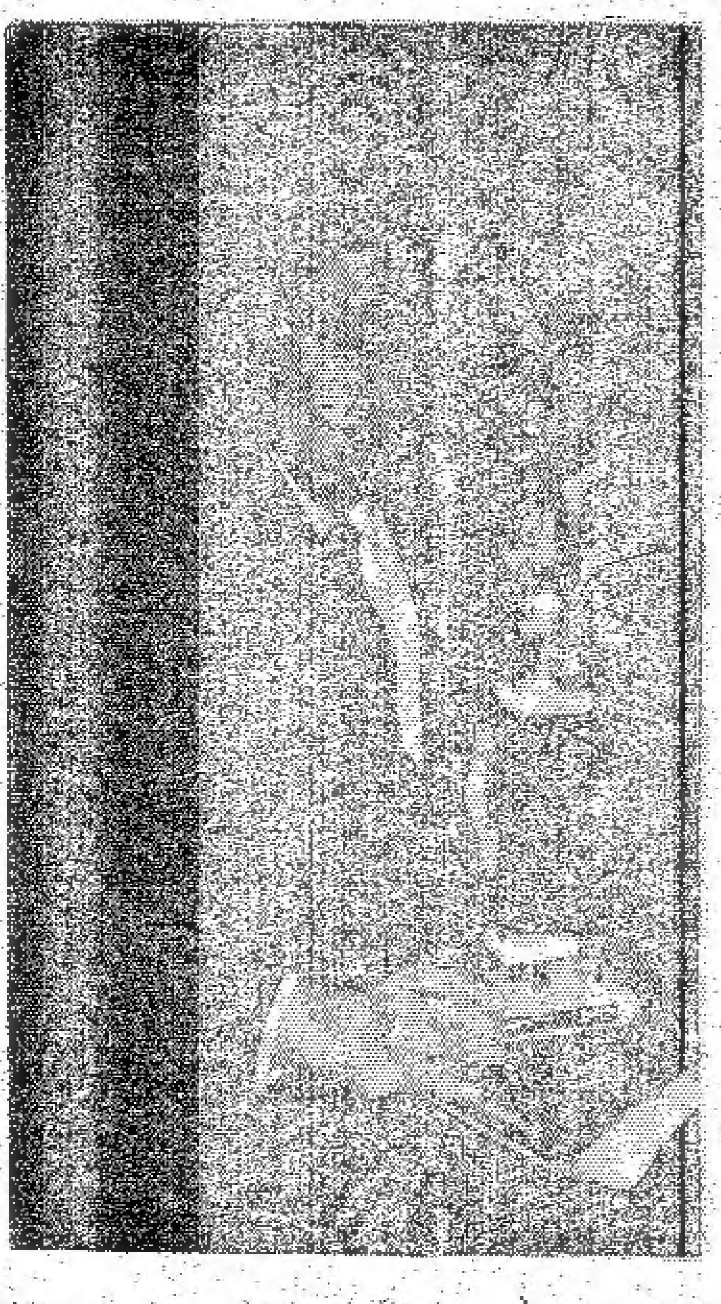
"ٹھیک ہے عموماً ایسا ہو جاتا ہے کبھی قصداً تو ایسا نہیں کیا جاتا۔"

"عموماً کیا ہمیشہ ہوتا ہی یہی ہے اور ایسی تقاریب کا شمار آپ کی تفریحات میں ہوتا ہے۔ وہی مثال کہ اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت۔"

"کیا مطلب ہے؟"

"مطلب یہی کہ باتیں کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور۔"

"تو پھر ...... اور ہو بھی کیا؟ دیس پردیس ہے ذرا مل بیٹھنے کا بہانہ ہو جاتا ہے۔"



بہترین افسانہ نویس کا پہلا "سپنا سیوا ادبی ایوارڈ" حاصل کرنے والے انور شیخ

تراشے



مرسلہ: نور افضر

کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری دنیا میں سب سے سستی اور سب سے اچھی چیز مسکراہٹ ہے۔ ہم یہ مسکراہٹ کسی وقت بھی کسی کو بھی دے سکتے ہیں لیکن نہیں دیتے۔ کوئی غرض یا کوئی مفاد ہو تو فوراً مسکرا دیتے ہیں ورنہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اب انسان کی مسکراہٹ ڈالر سے بھی زیادہ مہنگی ہے۔ اگر مہنگی نہ ہوتی تو مونا لیزا کی مسکراہٹ کو عجائب گھر سے چرا کر دوسرے عجائب گھر تک نہ پہنچایا جاتا۔

قسمیں وعدے

حبیب اللہ فاروقی، نارتھ

مدیر محترم! السلام مسنون

کافی عرصہ اوسلو میں رہنے کے بعد ابھی ہفتہ ناروے آیا ہوں۔ پنچائیت کی جانب سے "ادبی ایوارڈ" کی تقسیم کی تقریب کا حال پڑھا۔ نہایت خوشی ہوئی اور اس کے ساتھ ساتھ دل میں یہ تحریک بھی پیدا ہوئی کہ مجھے بھی کچھ نہ کچھ لکھنا چاہئے۔ ایک افسانہ "قسمیں وعدے" ارسال خدمت ہے۔ قریبی اشاعت میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔

نیاز مند
حبیب اللہ فاروقی، نارتھ

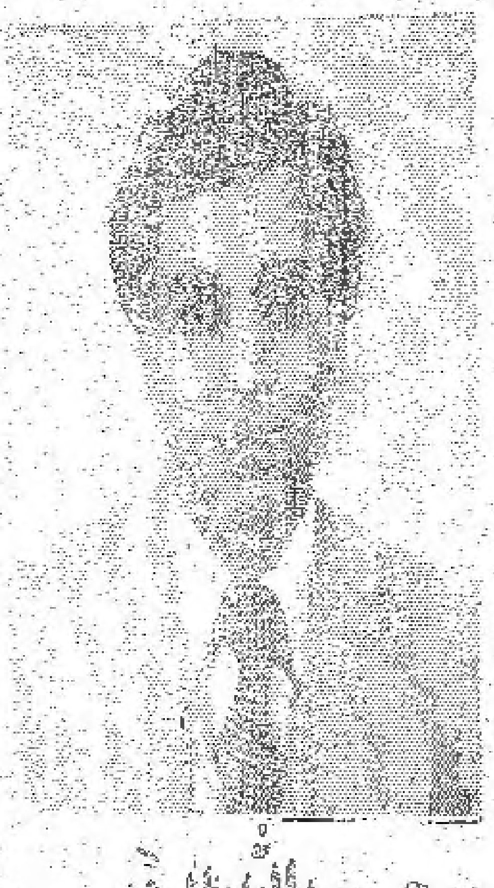
کراچی سے پیرس تک کا سفر انتہائی بور گزرا۔ اسے اس فلائیٹ کا ذریعے مانٹریال پہنچنا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ نہ جانے کون اسے ریسیو کرنے آئے گا کہ یکایک اس کی قوت سماعت سے یہ شیریں آواز ٹکرائی "معاف کیجئے گا کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟" "یقیناً" ...... اس نے ساتھ والی نشست سے اپنا سامان سمیٹتے ہوئے جواب دیا۔ دس منٹ سلیک کے بعد معلوم ہوا کہ حسینہ پیرس کا نام ریشل ہے اور تعطیلات گزار کر نیویارک جا رہی ہے۔ وہ کافی تھکا ہوا تھا اس لئے سونے کی کوشش میں اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اور تھوڑی ہی دیر میں خوابوں کی دنیا میں پہنچ گیا ...... نجانے کتنی دیر کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ دائیں طرف نظر پھیری تو ریشل کو کچھ لکھتے پایا ...... یکایک وہ چونک پڑا ...... کیونکہ ریشل کی تحریر کا عنوان تھا "میرے پیارے محبوب اللہ دتہ ......"

تجسس مزید بڑھا اور کن انکھیوں سے اس نے باقی عبارت بھی پڑھنی شروع کی ...... وہ سیدھا سادہ سا رومانی محبت نامہ تھا جس میں تذکرہ تھا عارضی جدائی کا ...... امید تھی خوشی آئندہ مستقبل کی ...... ذکر تھا بچی ہونے پاکستان میں ٹھانے کا ...... اس کا دل چاہا کہ ریشل سے مزید معلومات حاصل کرے ......

...... اور ریشل نے انتہائی سادگی سے بتا دیا کہ اس کا محبوب ایک پاکستانی ہے گھٹی کی فیکٹری میں اس کے ساتھ کام کرتا تھا ...... پھر دونوں میں محبت ہو گئی ...... اللہ دتہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بہت جلد اس سے شادی کر لے گا ......

...... ریشل کا چہرہ خوشی سے گلنار ہو رہا تھا جبکہ اس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا ...... چشم تصور اسے دور بہت دور لے گئی جب وہ خود اسے "اللہ دتہ" پکارا کرتا تھا۔ ماضی کے جھروکوں سے اسے شباب کا وہ چھوٹا سا گاؤں نظر آیا جہاں ہل چلاتے اور مویشی چراتے اس کا اپنا لڑکپن گزرا ...... کیا بھلے دن تھے جب شیداں اور وہ یک جان دو قالب ہوا کرتے تھے۔ بچے بچے کی زبان پر ان کے پیار کے قصے تھے۔ گاؤں کی بڑی بوڑھیاں کہا کرتی

شیدو کو شیداں سے دور لے گئی چوہدری کی نوکری تھی۔ ...... بیاہ کے پیچھے کی کہانی کے بعد اس کی شادی ہونے والی تھی۔ وہ اپنے آپ کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان سمجھتا تھا۔ ادھر دونوں جوشیرے ناتے کا لڑکا ظہور قریباً دس سال کے بعد کینیڈا سے انگریزی بولتا ہوا واپس آیا۔ اس کے پاس بے شمار دولت تھی اور ہر اتنا پڑھا لکھا۔ جیسا اس نے کینیڈا کی دولت اور دیگر قصے سنائے کہ گاؤں کے بچے بوڑھے اس کے ساتھ جانے کو بے تاب ہو گئے۔ چوہدری ظہور کو خود تو نہ لے جا سکا مگر دے کر ادھر تو بلا لیا جانے



حبیب اللہ فاروقی

کا وعدہ کر لیا۔ شیداں سے یہ خبر سن کر اسی طرح کی بڑی اداسی سے دل کی نگری کو ہیر پھیرا اور تانا بانا کی طرح تباہ و برباد کر گئی۔ وہ بہت روئی، چلائی۔ اسے محبت کی مگر دے کے ہاں پر جوں تک نہ رینگی۔ اس نے کہا "شیداں! میری جان کیا تجھے مجھ پر اعتبار نہیں؟ دو سال کی تو بات ہے پھر میں تیرے لئے کینیڈا تو جا رہا ہوں۔ چوہدری کی طرح میں بھی بے شمار دولت کے ساتھ واپس آؤں گا پھر میں بھی ہل چلانے کیلئے چوہدری سے بیل ادھار نہیں مانگنے پڑیں گے۔ ہم اپنے جیل شہر بنائیں گے۔ تیرے لئے سونے کا جھومر لاؤں گا اور بڑی شان سے تجھے بیاہ کر بڑی سی حویلی میں رکھوں گا۔"

آخر بڑی مشکل سے نہ چاہتے ہوئے بھی شیداں نے دو سال کو جانے کی اجازت دے دی۔ چلتے وقت تم آئیں، ...... قسمیں اور وعدے کرتے رہے ہیں اور آخر وہ اللہ دتہ سے سے مشہور ہو ...... چوہدری کو خرید کر انہوں نے پہنچا ...... گھر .... اسے گاؤں شیداں اپنے ...... نظارے .... رفتہ رفتہ ......

بقیہ صفحہ ۱۲

نئے ستارے

نئی روشنی

اس عنوان کے تحت ہم نئے لکھنے والوں کی
اپنی تخلیقات شائع کرتے ہیں جن پر کوئی اصلاح
نہیں کی جاتی۔ امید ہے آپ ... نئے لکھنے والوں کی
حوصلہ افزائی ہو گی — ادارہ

غزل

وہ جو بہار کے دن تھے یہی اعتبار کے دن تھے
تم ملے پھر دل ملا کیسے بہار کے دن تھے
چاند کی چاندنی دریا کا کنارا وہ صنم
کہکشاں کی راہ پر گویا خمار کے دن تھے
روبرو جو آ گئے اور زلف بھی بکھرا گئے
بادلوں کی اوٹ میں جیسے پھوار کے دن تھے
سورج کی کرنیں شبنم کی ہنسی اک موسم کی زندگی
غم اور خوشی کا ساتھ تھا جیسے شمار کے دن تھے
دے کے دل تم نے بنایا ہم کو بھی جیسے تھے
اعتبار آ ہی گیا کہ وہ بہار کے دن تھے

خانم غنی خان — ٹورانٹو، اونٹاریو

پچھلے دنوں برمپٹن میں ایک تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ وہاں ایک چھوٹے سے بچے سے ملاقات ہوئی۔ بچے کا نام بصیر بیگ ہے۔ بچہ مستقبل کا شاعر دکھائی دے رہا تھا۔ اس بات کا اندازہ مجھے اس سے گفتگو کر کے ہوا۔ بچے کی والدہ نے بتایا کہ پچھلے دنوں ان کی شادی کی سالگرہ تھی تو اس موقع پر بچے نے ایک نظم لکھ کر بطور تحفہ کے ان کو دی۔ [illegible] کلام کیا ہے اس کا اندازہ آپ کو یہ نظم پڑھ کر ہو گا۔ نظم روانہ کر رہی ہوں تاکہ آپ کسی قریبی اشاعت میں اسے جگہ دے سکیں۔

[illegible]

"OH MY LOVE"
BY BASEER BAIG

My loving heart, belongs to you,
not just Mom, but Dad too.

This card I am writting
is asuper poem
I wrote it in Brampton
and not in the Rome.

This poem I have written
is about my life,
It is from my birth
to way past my wife.

On October the twelfth
a Computer was born,
He was so smart,
He could blow a horn.

People wondered and said
Who is he?
All of a sudden
it was me.

In 1969
I was born in Winnipeg
My head came first
and then my leg.

At the age of one
I was not too old
way down Winnipeg,
"mam" it is cold.

When I was two,
I slept in a crib
and when I ate
I used a bib.

Three years old,
I was nice and strong,
I thought I was growing slow
but I was wrong.

Four years old,
just emagine that,
I was not a pool expert
not close to Mannisota fats.

Five years old
my hand couldn'd write
just about then
I learned to fight.

Six years old
I wasn't too much,
I liked to speak English
and not Dutch.

Seven years old
we came to this house
we set off from Manitoba
and not a white-tailed mouse.

Eight years old
only grade two
my name is Baseer
and not Loe.

Nine years old
started fighting now,
Two in a minute
just gave them a pow.

Just learned ten
only a few days
On your ANNIVERSARY
I'm not to go out and play.

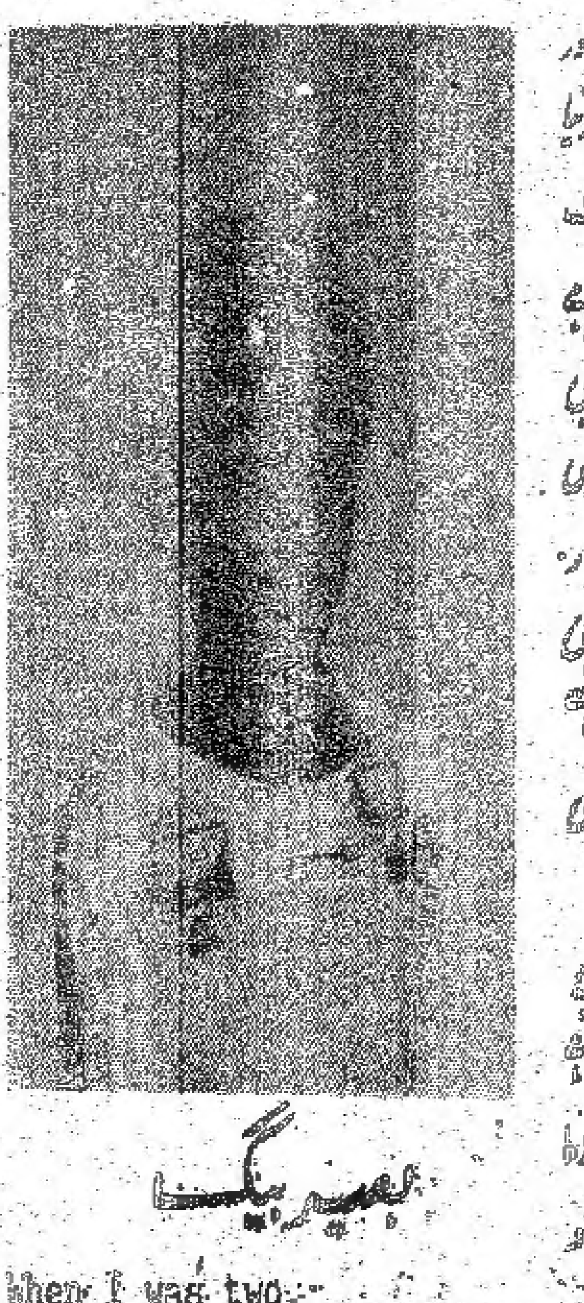
Between ten and fifty
you can wear your diamond rings,
Between fifty and a hundred
you can fly with two golden wings.

Happy Anniversary Mama and Baba
Love: Basseer Baig

مشرقی اقدار

بیگم راحیلہ مسعود پرواز

ہم مشرق کی طرف نگاہ ڈالتے ہیں ... [illegible] مشرقی اقدار کا رونا شروع کر دیا ... [illegible] خطوط پر پرورش کر کے خوشحال عورت بن جائے۔ ... اگر چند اصولوں کو مدنظر رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس ملک میں رہتے ہوئے بھی ہم اپنی مشرقی اقدار کو قائم نہ رکھ سکیں۔



بصیر بیگ

[illegible]

عورت کو چاہیے [illegible]

اگر مذہبی تعلیمات کا بغور مطالعہ [illegible]

جس طرح پانچوں انگلیاں برابر نہیں [illegible]

عورت سے گھر کی زینت [illegible]

[illegible] ... پاکستان سے تعلق رکھتا ہے۔ وہاں کی ہر چیز اسے نہایت بری معلوم ہوتی ... انہی دنوں اس کی ملاقات ثریا سے ہوئی اور وہ اس کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو گیا۔ [illegible]

اس کے بزرگ والدین نے جب [illegible]

وقت گزرتا گیا۔ [illegible]

[illegible] ... اس کی حالت درست ہوئی اور آج ... ایک فیصلے کنویں میں کود کر اپنی جان دے دیگی ... ایک اللہ دتہ پھر سے اپنا ذہنی توازن کھو دیگا۔

ضروری تصحیح

اخبار ہمسفر کے
مارچ تا اپریل کے شمارے
میں اولمپک اسٹار فیملی
ریسٹورنٹ کا اشتہار غلطی
سے شائع ہو گیا تھا ہم اس
غلطی کیلئے معذرت خواہ ہیں
ادارہ

فلمی صفحہ

پاکستانی فلم

پاکیزہ

جسے ۱۹۷۹ء کی بہترین فلم قرار دیا گیا

برطانیہ میں نمائش کے لئے پیش کی جانے والی پاکستانی فلم "پاکیزہ" ایک ایوارڈ یافتہ فلم ہے۔ اسے ۱۹۷۹ء میں منعقدہ ایوارڈز کی بنا پر بہترین فلم قرار دیا گیا۔ بہترین فلم کا ایوارڈ ملنے کے علاوہ فلم کی بہترین ہدایت کاری پر پرویز ملک، بہترین موسیقی پر موسیقار ایم اشرف، بہترین اداکار اور اداکارہ کے طور پر ندیم اور شبنم، بہترین نغمہ نگارہ صہبا اختر اور بہترین فوٹوگرافی کرنے پر مسعود رگل کو ایوارڈ دیئے گئے۔ ممتاز ناظر مسرور انور نے جو پاکیزہ کے فلم ساز بھی ہیں

خوبصورت کہانی لکھی کہ اس نے اس فلم کو منفرد حیثیت دے دی۔ اگرچہ اس فلم کی کہانی فرسودہ محبت کی کہانی ہے لیکن اس میں ہمارے معاشرہ کی حقیقت پسندانہ عکاسی ہوتی ہے۔ یہ محبت کے ایسے دو متوالوں کی کہانی ہے جو شروع ہی سے حالات کا شکار ہوتے ہوئے جدا ہو گئے۔ جنہوں نے تمام مصائب و مشکلات کا بڑی ہمت جرأت اور بہادری سے مقابلہ کیا اور پھر ایک دن معراج کو ان کی "پاکیزہ" محبت کے سامنے جھکنا پڑا اور مخالف طاقتوں کو شکست ہوئی۔ اس فلم کی کہانی بقول فلم ساز مسرور انور ان شعروں میں بیان کی جا سکتی ہے۔

محبت کی کہانی ہے امنگوں کا فسانہ ہے
پرانی بات ہے انداز لیکن شاعرانہ ہے

پھولوں کی طرح معصوم ارمانوں کا قصہ ہے
وفا ہے جن کے دم سے ایسے انسانوں کا قصہ ہے

یہ قصہ آگ میں جل جانے والوں کی حکایت ہے
یہ دکھ سہہ کر مسرت پانے والوں کی حکایت ہے

یہ جذبات میں ڈوبی ہوئی اک داستاں کہئے
اسے گیتوں کی لڑیوں سے سجی اک کہکشاں کہئے

یہ اک تصویر ہے جو آرزوؤں نے سجائی ہے
تصور نے نہیں یہ ایک شاعر نے بنائی ہے

وفا کے نام پر مٹنے کا جو اقرار کرتے ہیں
یہ اک سوغات ہے ان کیلئے جو پیار کرتے ہیں

یہ دل کی دھڑکنوں کا دلنشیں پیغام پاکیزہ
محبت کی طرح اس فلم کا ہے نام "پاکیزہ"

تمام اداکاروں نے اپنا اپنا کردار انتہائی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ گیتوں بھری کہانی کو ایم اشرف کی مسحور کن دھنوں نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس فلم کو ادبی اور شاعرانہ انداز میں فلمایا گیا ہے۔ یہ فلم ۲۳ مارچ سے ایسٹ ہیم لندن اور ۳۰ مارچ کو اجیبرٹن سینما برمنگھم اور ۱۶ اپریل سے جیمس سینما بریڈفورڈ میں نمائش کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

پاکیزہ

پیشکش: زاہدہ مسرور
فلم ساز و مصنف: مسرور انور
ہدایت کار: پرویز ملک
موسیقی: ایم اشرف
فوٹوگرافی: مسعود رگل
ستارے: شبنم، ندیم، راحت کاظمی، نوجیا تانجیب، نیرہ، بندیا، جمشید انصاری، آصف، ناہرہ، جمیل فخری، اشرف، چھوروہ، کمال ایرانی، البیلا، ساقی، شاہنواز، علاؤالدین اور مسعود رو[illegible]



شبنم اور ندیم فلم "پاکیزہ" میں

الف لیلوی
تکمیل کے مراحل میں



بابرہ شریف الف لیلوی کی رنگین فلم

لاہور۔ الف لیلوی کی آخری مراحل میں داخل ہو گئی جس کا ایڈیٹر پر زخم [illegible] ہے، جس کی تکمیل [illegible] میں مصروف ہیں۔ اس میں بابرہ شریف، شبنم، وحید مراد، اظہار، پروین، خالد سلیم، نغمہ اور منیر سلطانہ کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ فلم کی دیگر کاسٹ میں جمشید انصاری اور یوسف بیر [illegible] شامل ہیں۔ [illegible] کے مصنف سید نور، موسیقی ایم اشرف [illegible]

مشہور فلموں ایوارڈز کے نتائج کا اعلان

لاہور (جیانی) مصور ویکلی کی طرف سے جاری کردہ نتائج کی فہرست میں مصور ایوارڈز برائے ۱۹۷۹ء کے بہترین فنکاروں کے انتخاب کا بھی باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ فنکاروں کے انتخاب میں بہترین اداکار کے طور پر [illegible] شامل کیا گیا ہے۔ مصور ایوارڈز کو اردو، پنجابی اور پشتو فلموں کے مطابق اردو، پنجابی، پشتو فلموں، فلمی فنکاروں، ٹیلی ویژن اور اسٹیج کے فنکاروں اور کرکٹ کے کھلاڑیوں میں سے بہترین کا انتخاب کیا گیا۔ ان کی تفصیل یہ ہے ... [illegible] ... بہترین اداکار ندیم، بہترین اداکارہ [illegible]، موسیقار ایم اشرف [illegible]، بہترین پنجابی فلم کا ہدایتکار [illegible]، بہترین اداکار مصطفیٰ قریشی، اداکارہ آسیہ اور ممتاز، اداکار یوسف ... [illegible] ... ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ... [illegible] ... بہترین اداکارہ ممتاز (خوشبو)، بہترین نغمہ نگار [illegible]، بہترین اداکار علی اعجاز (دبئی چلو)، اداکارہ طاہرہ نقوی (ایک حقیقت ایک افسانہ)، بہترین کمپیئر نیلم (وارث)، موسیقار محسن رضا، پشتو فلموں کے ایوارڈز کے مطابق اداکار بدر منیر (ناداں)، اداکارہ شہناز (مجرم)، ہدایتکار ممتاز (حیرانی) ... اسٹیج کے ایوارڈز پاکستان میں عبدالعلیم خان، اداکار عمر شریف (زیر دو ... پار ... لاہور)، اداکارہ روحی بانو (سکستھر)، ... جمیل فخری (نادان) ... شاہ نواز (رویاں ... دراز)، کرکٹ کے شعبہ میں ... کو مصور ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ ان میں بہترین کھلاڑی ... جاوید میانداد، بہترین فیلڈر [illegible]، وسیم حسن راجہ، بہترین وکٹ کیپر ... عمران خان، بہترین کپتان مشتاق محمد، ... ایوارڈ ... آصف اقبال شامل ہیں۔

[illegible]

لاہور۔ فلمی مصنف ریاض ... [illegible] ... ہفتے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ... [illegible] ... جمعرات کی رات ... [illegible] ... اپنی ... [illegible] ... رنگین فلم کے ... [illegible] ... دل کا دورہ پڑا ... [illegible]

وحید مراد
کیوں ناکامیوں کا شکار ہوا؟

کیا یہ پیش گوئی کے لئے یہ بہت ہی بڑی بات ہے ... [illegible] ... وحید مراد ... [illegible] ... لوگوں نے بہت کچھ کہا ہے ... [illegible] ... لیکن اب وہ ... [illegible] ... ان کو کچھ ... [illegible] ... اس کا اسباب ... [illegible]

... [illegible] ... حقیقت بات یہ ہے کہ ... [illegible] ... وحید مراد کی ... [illegible] ... ہو گئی ہے۔ [illegible] ... وحید مراد ... [illegible] ... کی وجہ ... [illegible]



وحید مراد

مراد کا کیریئر اور سب کچھ نظر آ سکتا ہے۔ دیکھا جائے تو وحید مراد اپنی تعلیمی قابلیت کے ... [illegible] ... ہے۔ اس کا خیال تھا کہ ... [illegible] ... اس کی فلمی حیثیت ... [illegible] ... اور اس کے وقار ... [illegible] ... مگر یہ اس کی محض خوش فہمی ثابت ہوئی۔

بہرحال یہ امر خوش آئند ہے کہ وحید مراد نے حقیقت ... [illegible] ... کا اعتراف کر لیا ہے کیونکہ اس نے ... [illegible] ... اس میں عاجزی اور انکساری تھی۔ وہ چاہے ... [illegible] ... شخص سے اس کی گفتگو کرنے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ وہ پوری انڈسٹری کی آنکھوں کا تارا بن گیا اور ... [illegible] ... کے دوست باش انسان تھا۔ بہرحال وحید مراد کے قریب سے ... [illegible] ... اس کی حرکات و سکنات ... [illegible]

دوستی میں کارو بار کا لالچ کبھی قابل قبول نہیں کریں گے اور اپنے دشمن کو آسانی سے معاف نہیں کریں گے۔ تاہم یہ بڑی عجیب بات ہے کہ وہ جسے ... [illegible] ... کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔

بہرحال محبت کے ... [illegible] ... حقیقت ظاہر کرتا ہے کہ ... [illegible] ... کسی کی محبت میں ... [illegible] ... وحید مراد ... [illegible] ... وحید مراد کے دل ... [illegible] ... (پتہ نہیں وہ کون ہے؟)

وحید مراد کا ستارہ اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ ... [illegible] ... کسی سے محبت کریں گے تو اس کی تشہیر ... [illegible] ... یہ عجیب بات ہے کہ ... [illegible] ... وقت ... [illegible] ... اپنی ... [illegible] ... کو خوش اور مشغول رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ان کا ... [illegible] ... تعلقات اور دوستی قائم رکھ ... [illegible] ... زیادہ بہتر تعلقات رہتے ہیں ... [illegible] ... صرف ... [illegible] ... لڑائی رہتی ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ... [illegible] ... معصوم ... [illegible] ... پریشان ہو جاتے ہیں گے۔

یہ وجہ وحید مراد کو فلموں کی ناکامیوں ... [illegible] ... یہ بھی ... [illegible] ... کا نتیجہ ہے۔



مسکراہٹ نہ چرائیے

چوری ایک اخلاقی جرم ہے۔ مانگے کا اجالا کبھی دیرپا نہیں ہوتا۔ نقل سے کام لینے والے کچھ لوگوں کو نفسی کرتے ہیں۔ ہم نے اب تک تفریح طبع کے لئے مزاح سے بھرپور یہ چٹکلے شائع کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ آج کے دور کا انسان غم سے لئے مرتا ہے۔ اسے دنیاوی معاشی اور فکری الجھنوں نے الجھا دیا ہے۔ وہ وقتی طور پر ہی سہی ان پریشانیوں اور پیچیدگیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایک لمحے کی مسکراہٹ بھی غنیمت ہے۔ ہم اپنے قارئین سے گزارش کریں گے کہ وہ بھی معیاری لطیفے ارسال کریں۔ نقل شدہ لطائف کو اپنے نام سے منسوب کرنا بددیانتی ہے۔

ایک بچے کی سالگرہ تھی۔ بچے کا ماموں بہت کنجوس تھا۔ وہ ایسا تحفہ دینا چاہتا تھا جو زیادہ قیمتی نہ ہو۔ اس نے بچے کے سامنے دس ڈالر کا ایک نوٹ اور ۲۵ سینٹ کا ایک چمکتا ہوا سکہ رکھا۔ اس کا خیال تھا کہ بچہ چمکتا ہوا سکہ اٹھالے گا۔ اس نے بچے سے کہا: "ان دونوں میں سے جو چیز پسند ہو اٹھا لو۔" بچے نے سکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ ——" پھر اس نے نوٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا: "اس میں لپیٹ دو۔"

مرسلہ: ابو الاقبال نیو یارک

دو کھلاڑی ٹینس کھیل رہے تھے۔ ایک کھلاڑی نے قریب ہی کھڑی ہوئی ایک بچی کی طرف اشارہ کر کے دوسرے کھلاڑی سے کہا: "دیکھئے کتنی پیاری بچی ہے مگر اس فیشن پرستی کا کیا کیجئے کہ بچاری کو لڑکوں جیسے کپڑے پہنا کر مضحکہ خیز بنا دیا گیا ہے۔" "آپ کون ہوتے ہیں میری بچی پر اعتراض کرنے والے۔" دوسرے کھلاڑی نے خفا ہو کر کہا ——"معاف کیجئے مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اس بچی کے باپ ہیں" ——"باپ نہیں، میں اس بچی کی ماں ہوں۔" دوسرے کھلاڑی نے جواب دیا۔

مرسلہ: سلیم احمد ٹورانٹو

سونے کے ایک بیوپاری کو ہسپتال لایا گیا۔ وہ حادثے میں زخمی ہو گیا اور بے ہوشی کے عالم میں پڑا تھا۔ نرس تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کا ٹمپریچر لے رہی تھی اور ڈاکٹر کو بتا رہی تھی۔ ایک بار اس نے کہا "ایک سو ایک" دوسری بار کہا: "ایک سو دو" تیسری بار نرس نے کہا "ایک سو تین" یہ سنتے ہی تاجر نے چیخ کر کہا "ایک سو آٹھ پر سارا مال بیچ دینا۔"

مرسلہ: محمد غلام علی ڈان ملز

استاد: اون کیسے بنتی ہے؟

شاگرد: جی، معلوم نہیں۔

استاد: یہ تمہارا کوٹ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

شاگرد: جی، اباجان کے پرانے کوٹ کا۔

مرسلہ: آنسہ فرحت جہاں اسکاربرو

جہاز ڈوبنے کے بعد تین پاکستانی مسافر تیر کر ایک ویران جزیرے میں پہنچے۔ مدت تک اس طرف کسی جہاز کا گزر نہ ہوا۔ ایک دن انہیں ایک جہاز دکھائی دیا تو انہوں نے جہازیوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ جہاز تھوڑی دیر کھڑے رہا اور سیٹی بجا کر آگے بڑھ گیا۔ چند دنوں کے بعد پھر ایک جہاز نظر آیا اور وہ اس جزیرے کے پاس آ کر رک گیا۔ اس میں سے دو ملاح کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں آئے۔ انہوں نے ایک بڑا سا بنڈل مصیبت زدوں کے حوالے کیا اور کہا: "یہ اخبارات ہیں۔ ہمارے کپتان کہتے ہیں کہ انہیں پڑھ کر پاکستان کے حالات کا اندازہ کرو پھر بتاؤ کہ کیا تم واقعی واپس جانا چاہتے ہو؟"

مرسلہ: آفتاب احمد برنٹ کولیا

انکوائری آفس

اسکاربرو کی طلعت حنا جواب دیتی ہیں

"انکوائری آفس" کا مقصد معلومات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم ہر ماہ ایک موضوع دیا کریں گے۔ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ تین سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اگر ہم جواب نہ دے سکے یا ہمارا جواب غلط ثابت ہوا تو ہم ایک سال کیلئے "ڈاکٹر" آپ کو مفت مہیا کریں گے۔ آئندہ ماہ کا موضوع ہے "مشرقی ادب"

انوار احمد ٹورانٹو

س: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: منفرد

س: حجاج کرام عید الاضحٰی کی نماز کہاں ادا کرتے ہیں؟

ج: وہ عید الاضحٰی کی نماز نہیں پڑھتے۔

س: جنت الفردوس میں سب سے پہلے کون سا کھانا کھائیں گے؟

ج: مچھلی یا مچھلی کی کلیجی

رخسانہ عزیز اسکاربرو

س: صحیح بخاری کا اصل نام کیا ہے؟

ج: الجامع الصحیح

س: بتایئے آنحضرت نے پہلی نماز عید کس ون اور کس تاریخ کو پڑھی؟

ج: یکم شوال ۲ھ بروز منگل

اقبال سلطان ڈان ملز

س: مدینہ منورہ میں کس سمت رخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: جنوب کی طرف

س: کربلا کس دریا کے کنارے واقع ہے؟

ج: دریائے فرات

ضیاء الرحمٰن مسی ساگا

س: وہ کونسی نماز ہے جس میں دعا کے وقت ہتھیلیوں کو سیدھا رکھنے کی بجائے نیچے کی طرف رکھا جاتا ہے؟

ج: نماز استسقاء

س: اسلامی سال کا پہلا دن کیا کہلاتا ہے؟

ج: غرہ

س: پتھروں کا عذاب کس قوم پر نازل ہوا؟

ج: حضرت ابراہیمؑ کی قوم پر

س: آنحضرتؐ کی نانی کا نام بتایئے!

ج: حضرت برہ

س: اس مسجد کا نام بتایئے جس میں ایک روایت کے مطابق ستر انبیائے کرام مدفون ہیں؟

ج: مسجد الخیف جو منٰی میں واقع ہے۔

ادبی خبرنامہ

بشکریہ حلقۂ ادب ہملٹن

بھارتی افسانہ نگار رام لعل اس ماہ لکھنؤ سے میانوالی جو کہ ان کا آبائی شہر ہے پہنچے۔ جہاں انہیں پاکستانی ادیب و صحافیوں نے ایک عصرانہ دیا۔ ان کے اعزاز میں ایک تقریب لاہور میں بھی منعقد ہوئی۔

بھارتی ادیب پنڈت اوپندر ناتھ اشک اپنی ایک ناول کی تکمیل کے سلسلے میں ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں پچھلے دنوں انہوں نے صدر ضیاء الحق سے ملاقات کی۔

جگن ناتھ آزاد ۲۶ اپریل کو بھارت سے میانوالی پہنچ گئے ہیں

برصغیر ہند و پاک کے نامور مزاح نگار شفیق الرحمٰن اپنی تمام کتابوں کے ایڈیشن، پبلشروں سے نظرثانی کی خاطر واپس لے رہے ہیں۔ ان سب کتابوں کو نظرثانی کے بعد دوبارہ شائع کیا جائیگا

پروین شاکر کا نیا مجموعہ "صد برگ" کے عنوان سے شائع ہو گیا ہے

نامور شاعر سرور بارہ بنکوی جو سنہ ۴۷ء کے بعد پاکستان چلے آئے تھے ۳ اپریل کو ڈھاکہ میں انتقال کر گئے —— گزشتہ دنوں فیصل آباد کے معروف و ممتاز ادیب و شاعر تنویر صیلانی بھی چل بسے

حکومت پاکستان نے ۲۳ مارچ "یوم جمہوریہ" کے موقع پر ممتاز ٹی۔ وی اداکارہ عظمیٰ گیلانی کو "حسن کارکردگی" کا تمغہ عطا کیا ہے۔ لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں مشہور ادیب اشفاق احمد کی زیر صدارت ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں عظمیٰ گیلانی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ادب و آرٹ سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں سے طارق عزیز، قوی، حمید اختر، یاسمین طاہر، اخلاق احمد، بیگم عذرا اصغر اور عابدہ مینا نے اس تقریب میں شرکت کی۔

ٹورانٹو کے جانے پہچانے شاعر حافظ محمد اشتیاق جو گزشتہ ماہ عارضہ قلب کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے ہسپتال میں زیر علاج تھے، اب اللہ کے فضل و کرم سے رو بصحت ہیں۔

ٹورانٹو کے جانے پہچانے شاعر جوہر میر مندوزی ۱۸ اپریل کو چند ہفتے کیلئے پاکستان چلے گئے۔

ٹورانٹو کے مشہور شاعر افضل امام گزشتہ کئی ماہ سے بھارت گئے ہوئے ہیں۔ وہاں وہ تبلیغی کام اور اپنے شعری مجموعہ کی اشاعت کے سلسلہ میں مصروف ہیں۔

کینیڈا کے مشہور و معروف شاعر ظرافت جناب عابد نقوی نے پیری ایلیٹ ٹروڈو کو کینیڈا کا وزیر اعظم منتخب ہونے پر ایک قطعہ لکھ کر بھیجا تھا۔ ٹروڈو نے ذاتی خط میں قطعہ لکھنے پر عابد نقوی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

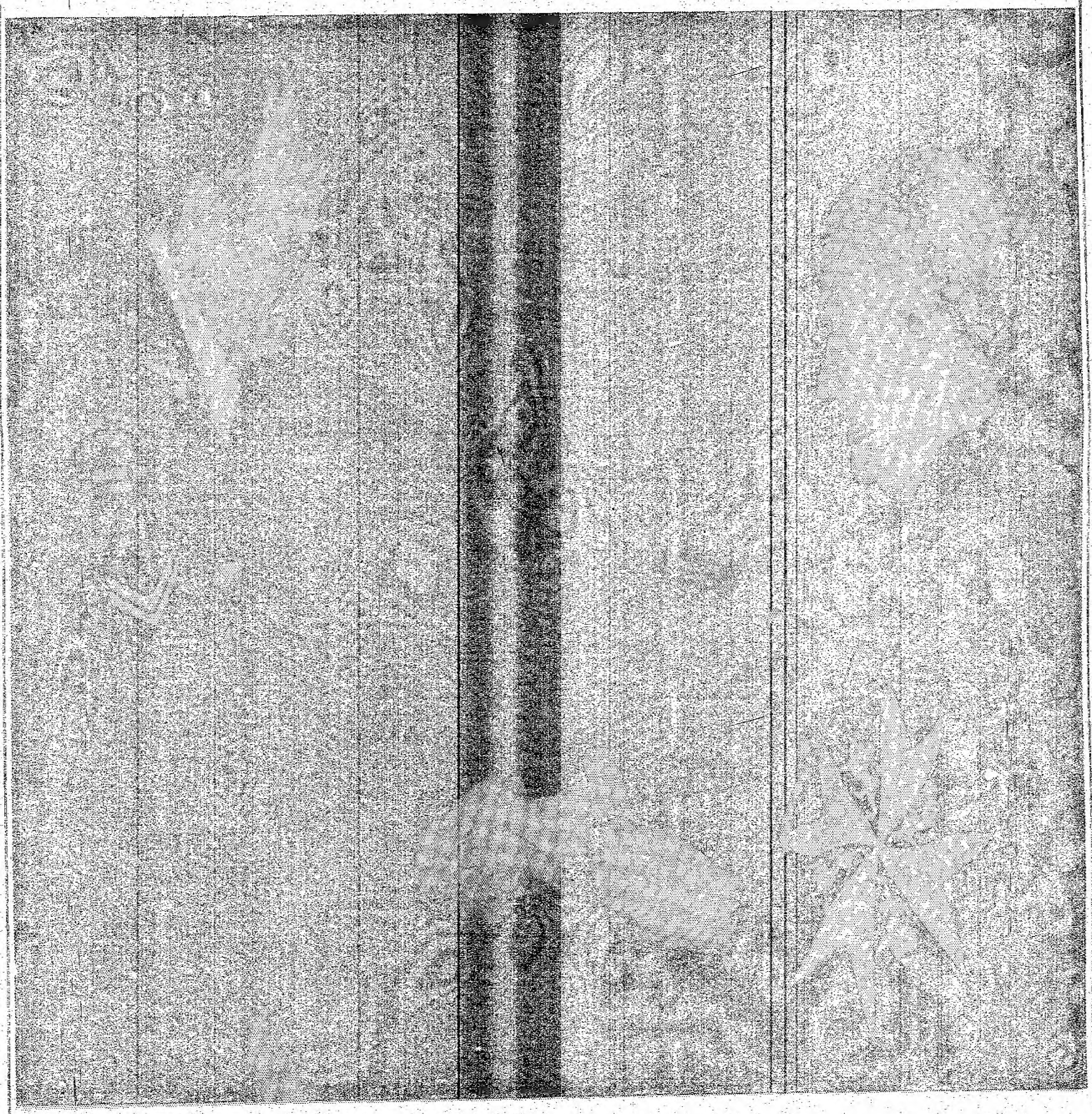
ٹورانٹو کے جانے پہچانے شاعر تحمل فاروقی ہانی پاکستان میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد واپس ٹورانٹو تشریف لے آئے ہیں۔

MONTHLY

AAWAZ

P.O. BOX 2118
POSTAL STATION "B"
SCARBOROUGH, ONTARIO
CANADA M1N 2E5
TEL: (416) 267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR

VOL. 1 | MAY 1980 | NO. 2



صلاح الدین حقی اسلامک سوسائٹی آف پیل کے معتمد عمومی،
جو آئی۔بی۔ایم کینیڈا لمیٹڈ میں سسٹم انجینیر کے عہدہ پر فائز ہیں اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر سینٹ
جان ایمبولینس میں بلا معاوضہ اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ خدمت خلق کا انعام تو اللہ دیتا ہی ہے، ایسے لوگ دنیا ہی میں اپنا نام روشن
کر دیتے ہیں۔ تصویر میں اونٹاریو کی لیفٹیننٹ گورنر پالین مک گبن، صلاح الدین کو "حسن کارکردگی" کا اعلیٰ اعزاز دے رہی ہیں۔

و کوئی ایک ایسی وجہ ہے جو چھینے میں کردی اور اثر میں بہت کم سکتی ہے۔ اچھی بات جو بھی کہے خود بھی سنو!

و زبان کی شکستگی سے بندہ کی خوشی کی زندگی معلوم ہو

و خدا کے بعد اپنے نفس پر بھروسہ رکھنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

اونٹاریو بجٹ ۱۹۸۰ء
بقیہ

میں لائسنس یافتہ کے اخراجات میں تقریباً ۵ ملین ڈالر کی کا باعث بنے گا۔

بجٹ جو یہ کہتا ہوں کہ تمام کا تمام خریداروں کیلئے ہوگا (صفحہ ۱۵)

Grain Storage Bins

میں کسانوں کیلئے ایسے سامان پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ کی پیشکش سے نام ہولت جو وہ اناج کو محفوظ کرنے کیلئے یا اسے سکھانے کیلئے خریدتے ہیں۔ جناب میلر نے کہا۔ (صفحہ ۱۵) اس کا تخمینہ ایک اشاریہ پانچ ملین ڈالر ہے۔

1980 BUDGET PRESS RELEASE

Ontario

MILLER HOLDS THE LINE ON TAX INCREASES, ANNOUNCES $75 MILLION IN NEW BENEFITS TO PENSIONERS, AND SMALL BUSINESS TAX INCENTIVES OF $50 MILLION IN 1980 ONTARIO BUDGET

اونٹاریو بجٹ ۱۹۸۰ء کا خلاصہ

ٹیکس میں اضافہ نہیں ہوا، نئے گرانٹس پنشن پانے والوں کیلئے جائیداد کا ٹیکس یا سیل ٹیکس کی طرف سے اضافہ بخشے ہے۔ اور سمال بزنس ٹیکس وغیرہ ۱۹۸۰ء کے پیش کردہ بجٹ کی خاص خاص باتیں ہیں جس کو اونٹاریو کے خزانچی فرینک ایس۔ ملر نے ۲۲ اپریل کو پیش کیا۔

پنشن پانے والے جو پراپرٹی ٹیکس بالواسطہ یا کرایہ کی صورت میں ادا کرتے ہیں، اب صوبے کی جانب سے ۵۰۰ ڈالر تک سالانہ وصول کرینگے۔ پنشن پانے والے ہر سال ۵۰ ڈالر کا سیل ٹیکس گرانٹ وصول کرینگے۔ اس نئے فوائد کا اطلاق ۱۹۸۰ء کے موسم خزاں تک ہو جائے گا۔

مئی کی ابتداء میں صوبے کی جانب سے ایک اضافی امداد ایسے سینیئر سٹیزنز کے لئے ہوگی جن کی آمدنی کم ہے۔ ضمانت شدہ سالانہ انکم سسٹم (GAINS) میں غیر شادی شدہ کیلئے ۱۰ ڈالر فی ماہ اور شادی شدہ جوڑوں کیلئے ۲۰ ڈالر فی ماہ کا اضافہ ہوگا۔

بجٹ میں ۵۰ ملین ڈالر چھوٹے تاجروں کیلئے مخصوص کیئے گئے ہیں جس میں انویسٹمنٹ ٹیکس کریڈٹ اور کیپیٹل ٹیکس میں کمی شامل ہے۔

ایک نئے پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے جو اونٹاریو میں کان کی دریافت کو مزید افزائش کرے گا۔

۱۹۷۹-۸۰ء میں اخراجات کے تخمینہ میں ۹۹ ملین ڈالر کی کمی ہوئی جو اس کے اصل تخمینے کے۔

۱۹۸۰-۸۱ء میں ریوینیو ۱۹۲ء ۱۴ ملین ڈالر کا تخمینہ لگایا ہے اور اخراجات ۱۲۱ء ۱۴ ملین ڈالر جس اس طرح تخمینہ سے تجاوز ہونے والے اخراجات ۹۲۹ ملین ہوگا۔

Property Tax Relief for Pensioners

ایسے لوگ جو اولڈ ایج سیکورٹی پنشن وصول کرتے ہیں اور پراپرٹی ٹیکس یا کرایہ ادا کرتے ہیں اس نئے صوبائی پروگرام سے مستفید ہو سکتے ہیں جو ۵۰۰ ڈالر تک کی مدد مہیا کر سکتا ہے۔

جناب ملر نے کہا "اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبائی گرانٹ کے تحت پنشن لینے والے کی جائیداد کے سالانہ ٹیکس کا پہلا ۵۰۰ ڈالر ان کو ڈالر بڑائے ڈالر کے تحت واپس کیا جائے گا۔" نئے پروگرام کے تحت خزانچی نے کہا .... سینیئر سٹیزنز ہوم اونرز اور کرایہ دار کے تقریباً ۶۷ فیصد کو صوبے کی جانب سے ان کے پراپرٹی ٹیکس واپس کر دیئے جائیں گے۔ جناب ملر نے مزید کہا "پنشن پانے والوں کے ادا شدہ پراپرٹی ٹیکس کا ۹۳ فیصد حصہ صوبے کی جانب سے واپس کر دیا جائے گا۔ (صفحہ ۱۷)

یہ پروگرام پراپرٹی ٹیکس کریڈٹ پروگرام کا نعم البدل ہے۔ ان لوگوں کیلئے جن کی عمر ۶۵ سال اور اس سے زیادہ ہو۔ ۱۹۸۰ء میں پنشن پانے والے ایک چیک موسم خزاں میں وصول کرینگے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کو دو ادائیگیاں ہونگی۔

پروگرام پر ۸۱-۱۹۸۰ء میں ۲۱۹ ملین ڈالر کا خرچہ آئے گا۔ ٹیکس کریڈٹ پروگرام کی ادائیگی کے مقابلے میں یہ پروگرام پنشن پانے والوں کو مزید ۳۹ ملین ڈالر مہیا کریگا۔

Sales Tax Grant for Pensioners

جناب ملر نے کہا کہ حکومت ضعیف لوگوں کو اس سال کی ابتداء سے بلاواسطہ ۵۰ ڈالر سالانہ گرانٹ دیکر سیل ٹیکس کریڈٹ کو تبدیل کر رہی ہے۔ یہ گرانٹ اونٹاریو میں رہنے والے پنشنرز کو دیا جائے گا جو اولڈ ایج سیکورٹی پنشن حاصل کر رہے ہیں (صفحہ ۱۲)

سیل ٹیکس گرانٹ ۴۱ ملین ڈالر مہیا کریگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹیکس کریڈٹ پروگرام میں ۹ ملین ڈالر کا اضافہ۔ نئے گرانٹ سسٹم کے تحت پنشن پانے والوں کیلئے اب اپنے جائیداد ٹیکس اور سیل ٹیکس کریڈٹ کے حصول کیلئے انکم ٹیکس کا فارم بھرنے کی ضرورت نہیں ہوگا۔

GAINS

اس میں زیادہ سے زیادہ ۱۰ ڈالر ماہانہ برائے غیر شادی شدہ پنشنرز اور ۲۰ ڈالر ماہانہ شادی شدہ جوڑوں کیلئے مہیا کیا جائے گا۔ اس سے اونٹاریو میں رہنے والے ۲۹۰،۰۰۰ پنشن پانے والے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس پروگرام کا تخمینہ میں ۲۷ ملین ڈالر کا مزید اضافہ کیا گیا ہے (صفحہ ۱۷)

Investment Tax Credit for Small Business

اونٹاریو سمال بزنس کیلئے ایک نئے انویسٹمنٹ ٹیکس کریڈٹ کا اعلان کیا گیا ہے۔ خزانچی نے کہا "کریڈٹ اونٹاریو میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمت خرید کے ۲۰ فیصد کے مساوی ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ کریڈٹ ایک سال میں کسی بھی سمال بزنس کیلئے ۲۰،۰۰۰ ڈالر ہوگا۔ (صفحہ ۱۳)

Capital Tax Reduced

خزانچی نے کہا کہ سمال بزنس کیلئے اس سال بھی کیپیٹل ٹیکس میں کمی کر دی جائے گی۔ کارپوریشن جن کا ٹیکس لگنے والا اساسہ ۱،۰۰۰،۰۰۰ اور ایک ملین ڈالر کے درمیان ہے اب صرف ۱۰۰ ڈالر ٹیکس ادا کرینگے۔ ایسے کارپوریشن جن کا ٹیکس لگنے والا اساسہ ۱،۰۰۰،۰۰۰ تک ہو وہ ۵۰ ڈالر ہی ادا کرینگے۔ تقریباً ۸۰،۰۰۰ کارپوریشنز پورے ریٹ کے مطابق ٹیکس ادا کرینگے۔

Improvements to SBDC Legislation

جناب ملر نے کہا کہ وہ سمال بزنس ڈیولپمنٹ کارپوریشن (SBDC) کی کامیابی سے بہت خوش ہوئے جو کہ انہوں نے گزشتہ سال متعارف کرایا تھا اور اس سال انہوں نے مختلف ذریعہ کار کو SBDC پروگرام کیلئے روشناس کرایا ہے۔

انہوں نے اعلان کیا کہ پنشن فنڈ اور کریڈٹ یونین اب SBDC گرانٹ وصول کرنے کے مستحق ہونگے۔ یہ فنڈ کی فراہمی میں اضافہ کریگی جو کہ سمال بزنس کی ترقی کیلئے ہوگی۔ SBDC گرانٹ کیلئے کم از کم اساسہ ۲۵۰،۰۰۰ سے کم کر کے ۱۰۰،۰۰۰ کر دیا گیا ہے۔ خزانچی نے کہا کہ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ خاص طور پر ان کو شمالی اونٹاریو کے سمال بزنس کی جانب سے اس طرح کی بینکنگ کی درخواست موصول ہوئی تھیں۔ (صفحہ ۱۱)

مینوفیکچرنگ اور سیاحت کے علاوہ سمال بزنس کارپوریشن اب اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ کتاب کی طباعت اور تحقیق اور ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کر سکیں۔

Vendor Compensation Improved

جناب ملر نے کہا "سمال بزنس کی امداد کیلئے دوسرا قدم یہ ہے کہ میں نے خودہ سیل ٹیکس حاصل کرنے والوں کیلئے کمی کو پورا کرنے کیلئے پیشکش کی ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ ۴۰۰ ڈالر سے بڑھ کر ۱۰۰۰ ڈالر ہوگا۔ کم سے کم جتنے میں ترقی کر گئی۔ اس طریقہ کار پر صوبہ کو ایک اندازہ کے مطابق ۸ ملین ڈالر خرچ کرنا پڑے گا۔

Research and Development

۱۹۸۰ء کے بجٹ میں اونٹاریو کے خزانچی نے سیل ٹیکس کی چھوٹ دیکر مشینوں اور دوسرے آلات جو کہ فیکٹری یا تحقیقاتی کاموں میں استعمال ہوتے ہیں کیلئے استعمال میں لائی جائینگی۔

اس پر ۳ ملین ڈالر اخراجات آئیں گے۔

Energy Conservation

صوبہ میں انرجی کی بچت کیلئے تین بنیادی پیشکش کی گئیں۔ خزانچی نے کہا۔

"پہلا" چند اضافی آلات اور سامان جو کارخانوں میں استعمال ہوتے ہیں اور جس سے ہیٹنگ کے اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے، جس میں چلرز، اور دوسرے سامانوں پر سیل ٹیکس کی چھوٹ دی جائے گی۔ دوسرا نئے آٹو موبائل ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے میں ان تمام انجن یافتہ گاڑیوں پر سیل ٹیکس کی چھوٹ کی پیشکش کر رہا ہوں جس میں ایسا ایندھن استعمال ہوتا ہو جس میں پیٹرول کی زیادہ آمیزش نہ ہو۔

تیسرا، متبادل ایندھن جو گاڑیوں میں استعمال ہوتی ہے کی مزید ترقی کیلئے میں مکمل طور پر قدرتی اور تیار شدہ گیسوں پر ٹیکس کی چھوٹ دے رہا ہوں جن میں پروپین اور الکوحل بھی شامل ہیں جبکہ یہ ایندھن کے سلسلے میں استعمال ہوں (صفحہ ۱۵)

ان ٹیکس کی چھوٹ کا تخمینہ ۱۴ ملین ڈالر ہوگا۔

Discounts to the Hospitality Industry

جناب ملر نے کہا "ہمارے صوبے میں سیاحت اور مہمان نوازی کو فروغ دینے کیلئے ہم نے یہ پیشکش کی ہے کہ ...... LCBO (جب کہ توقع دی جاتی ہے) لائسنس یافتہ کو اسپرٹ، شراب اور درآمدہ بیئر کی خریداری پر ۵ فیصد رعایت دے۔ خزانچی نے کہا کہ یہ رعایت ۸۱-۱۹۸۰ء

بقیہ اگلے صفحہ پر



جناب فرینک ایس۔ ملر

بقیہ اداریہ

—— مجبوری ہے جو نام نہیں بتا سکتے لیکن لوگوں نے اس تجربے میں دلچسپی نہیں لی

—— صاحب بڑی بدنظمی ہے ..... میرے نمبر کوئی تجربہ کامیاب ہو سکے گا ؟

...... یہ تھیں اجنبی کی کچھ باتیں ...... بیچارہ پردیس سے گھبرایا ہوا ...... بڑا سہما ہوا ...... شرمایا ہوا ...... بڑے جتن کئے ...... بڑی کوشش کی ...... کہ لوگ ...... اجنبی کو نکو بنا کے دنیا میں خوب شہرت دے دیں ...... مگر ...... ہم سب جانتے ہیں کہ پیٹ بھرنے کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے ...... دوسروں کا دیا کھانے ...... مگر ...... کب تک گزارہ کیا جا سکتا ہے ...... بیٹھے ٹھالے ہوں تو دماغ میں کیا رہے گا ...... ٹکر مارنے کے دنیا میں خوب شہرت پانے کیلئے ...... خود میں دل ہے دوسروں کے دلوں میں اترنے والے چاہئیں ...... اور ...... نیا ہے دماغ ......

اجنبی! ہم پاکستان میں رہیں یا ہندوستان میں، فلسطین چلے جائیں یا ایران، ہر جگہ کے لوگ ہمیں پہچانتے ہیں۔ ہم نے تو اجنبیت کو چھپایا تھا ہمیں نے تو ...... ہم تمہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ تمہارا دور بہت پہلے ختم ہو چکا ہے۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔ جو شخص میں آتا اور گرہ کرے کہ "جس کا ہیں گا تو ہے اس میں سوراخ نہیں کیا کرتے"۔

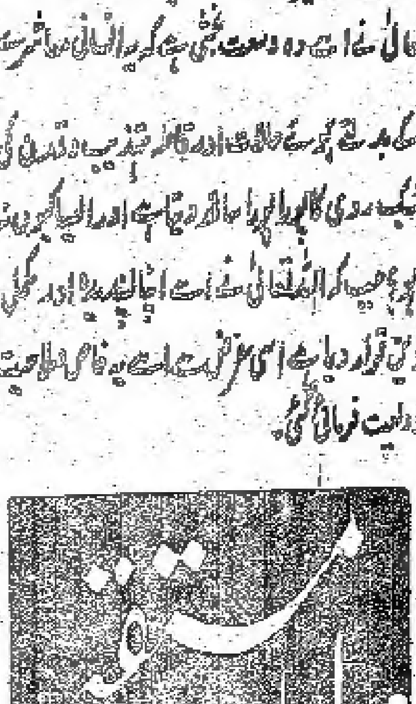
نظام مصطفےٰ کے تین بنیادی اصول

اسلام یا نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصول و قواعد سے عبارت ہے جنہیں قرآن و سنت نے معاشرے کی اجتماعی تنظیم کے مقصد کو پیدا کرنے کی غرض سے وضع کیا۔ یہی وہ مبادی اور اصول ہیں جن پر جب اسلام میں ٹھیک ٹھاک عمل کیا گیا۔ جب ہم نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد قرآن حکیم کے احکام اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی، فعلی اور تقریری احادیث ہیں جن کی ہدایت کی روشنی میں خلفائے راشدین نے خلافت و حکومت سنبھالی تھی۔ ایک فلاحی ریاست کی تنظیم کی اور زندگی کے ہر شعبے کی عصری تقاضوں اور معاشرتی و معاشی ضرورتوں کی تکمیل پر مبنی قابل عمل نظام مرتب کیا۔

یہی مبادی اور مبانی جن کی عملی زندگی میں تطبیق کا کارنامہ اول کے مسلمانوں نے سرانجام دیا، اسی چشمۂ خیر و برکت کا منبع ہیں جس سے گلشن حیات کا ہر گوشہ سیراب ہوتا ہے۔ ان اصولوں سے تشکیل پانے والا نظام ہی نوع انسان کے لئے آخری اور حتمی نظام حیات ہے جو معاش و معاد کی تمام تر بھلائیاں اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

انما الانسان ما یام آخری
حال اور رحمت للعالمین

چنانچہ اس نظام زندگی کے بنیادی ضابطے اور ضوابط تقدیس سے غیر متغیر اور غیر متبدل ہیں لیکن عملی تطبیق میں اللہ تعالیٰ نے اس میں وہ وسعت بخشی ہے کہ یہ انسانی معاشرے کا ساتھ بدلتے ہوئے حالات اور علم، تہذیب و تمدن کی ترقی کا ہر دور میں ساتھ دیتا ہے اور الیکٹرانک دور ہو یا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجتہاد اور عملی زندگی قرار دیا ہے اسی غرض سے اسے یہ خاص صلاحیت ودیعت فرمائی گئی۔



کتاب و سنت نے اس مثالی ریاست کے مبادی مقرر کئے ہیں، فروع اور تفصیلات نظام کے اجتہاد پر چھوڑ دی ہیں تاکہ وہ ہر زمانے کے حالات کے پیش نظر اس کی تطبیق کر سکیں۔ یہی وہ قوانین جامد نہیں ہیں بلکہ اجتہاد

اونٹاریو پلیس

پارک صبح دس بجے کھلتا ہے اور ایک بجے صبح بند ہوتا ہے (ہر اتوار کو دس بجے شب میں بند ہوتا ہے) تھیٹر ساڑھے دس بجے کھلتا ہے اور آخری شو ساڑھے نو بجے شب میں شروع ہوتا ہے

۱۵ مئی تا ۱۴ ستمبر پارک ہفتہ میں ساتوں دن کھلتے ہیں۔

۱۸ سال یا اس سے زیادہ عمر کے لئے شرح داخلہ 2.50 ڈالر۔ نو بجے شب کے بعد 1.00 ڈالر۔ جونیئر (۱۳ سال تا ۱۷ سال) کیلئے شرح داخلہ 1.50 ڈالر۔ بچے جو بڑوں کے ہمراہ ہوں ان کیلئے 50¢۔ اکیلے بچوں کیلئے 1.50 ڈالر۔ سینئر سٹیزن کا داخلہ مفت ہے

کینیڈین نیشنل ایگزیبیشن ۱۳ اگست تا یکم ستمبر قیمتوں اور پالیسیوں میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔ بسوں، اسٹریٹ کار اور گو ٹرین کا خاص انتظام ہے۔ اونٹاریو کی خاص بسوں کا بھی انتظام ہے جو گرے کوچ ٹرمینل سے ملتی ہیں۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے ٹی ٹی سی کو 484-4544 پر فون کیجئے۔ پارکنگ کا انتظام ہے۔ معذور لوگوں کیلئے وھیل چیئر کا بھی بندوبست ہے۔ کتوں، اسکیٹ بورڈ اور سائیکلوں کو میدان میں لانا منع ہے۔

ہو دہری قوت تھم لیتی ہے جو ہر دور کے جدید تقاضوں کو چیلنج کر قبول کرتی ہے۔

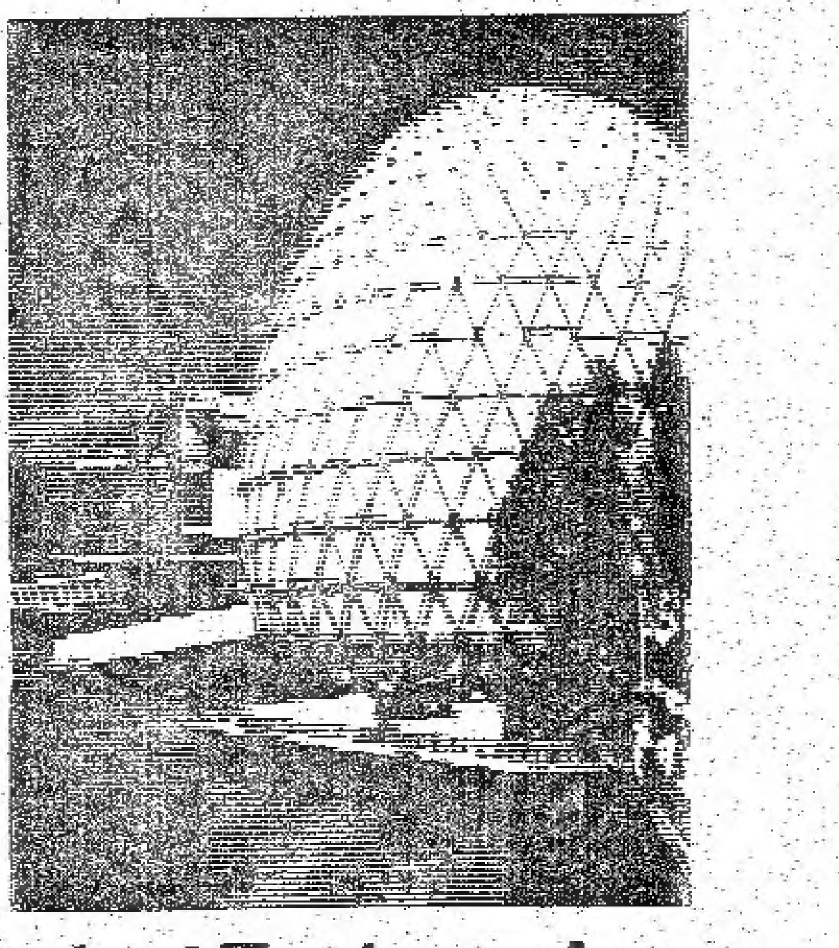
عدل، مساوات اور شورائیت، یہ وہ تین بنیادی حقیقتیں ہیں جن کی بنیاد پر فلاحی ریاست کا پورا ڈھانچہ اپنے تمام تر پہلوؤں کے ساتھ کھڑا ہے۔ نظام مصطفےٰ اپنی اصلی اور حقیقی شکل میں انہی تین بنیادوں پر قائم ہے۔

عدل: یہ بنیاد پہلے ہے اور یہ اصول بھی ہر حکومت اسلامیہ کا فرض ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ رنگ و نسل اور گروہی یا علاقائی یا لسانی بنیاد پر کسی قوم کی ایسی تخصیص یا تمیز روا نہ رکھی جائے جو عدل کی روح کو مجروح کر دے۔ حق، عدل و انصاف کی رو سے مسلم اور غیر مسلم، مرد اور عورت، سیاہ اور سفید دوست اور دشمن سب برابر ہیں۔ اور جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کرو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل کے خلاف کرنے پر برانگیختہ نہ کرے۔ عدل کرو کیونکہ عدل تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ یہ ہے عدل کا وہ ضابطہ جو قرآن مجید نے واضح کیا ہے۔ اس کی تفصیلات عدالتی نظام (JUDICIAL

CLASSIFICATION) SYSTEM) عدالتوں کی تقسیم (OF COURTS) قضاۃ کی تقرری (APPOINTMENT) یہی حق پر اسلامی ریاست کی عمارت استوار کی جا سکتی ہے اور یہی وہ کلیات ہیں جو ریاست کے دیگر اداروں مثلاً مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے لئے واضح خطوط متعین کرتی ہیں اگر کسی بھی شعبہ زندگی میں ان میں سے ایک بھی بنیاد (OF JUDGE) قضاۃ کا دائرہ اختیار، ضابطہ کار وغیرہ اور اس نوعیت کے دیگر معاملات حکومت اسلامیہ کو حقوق ہیں اور اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ لوگوں کے رسوم و رواج اور ضروریات و مصالح عامہ کے پیش نظر طے کر سکتی ہے۔

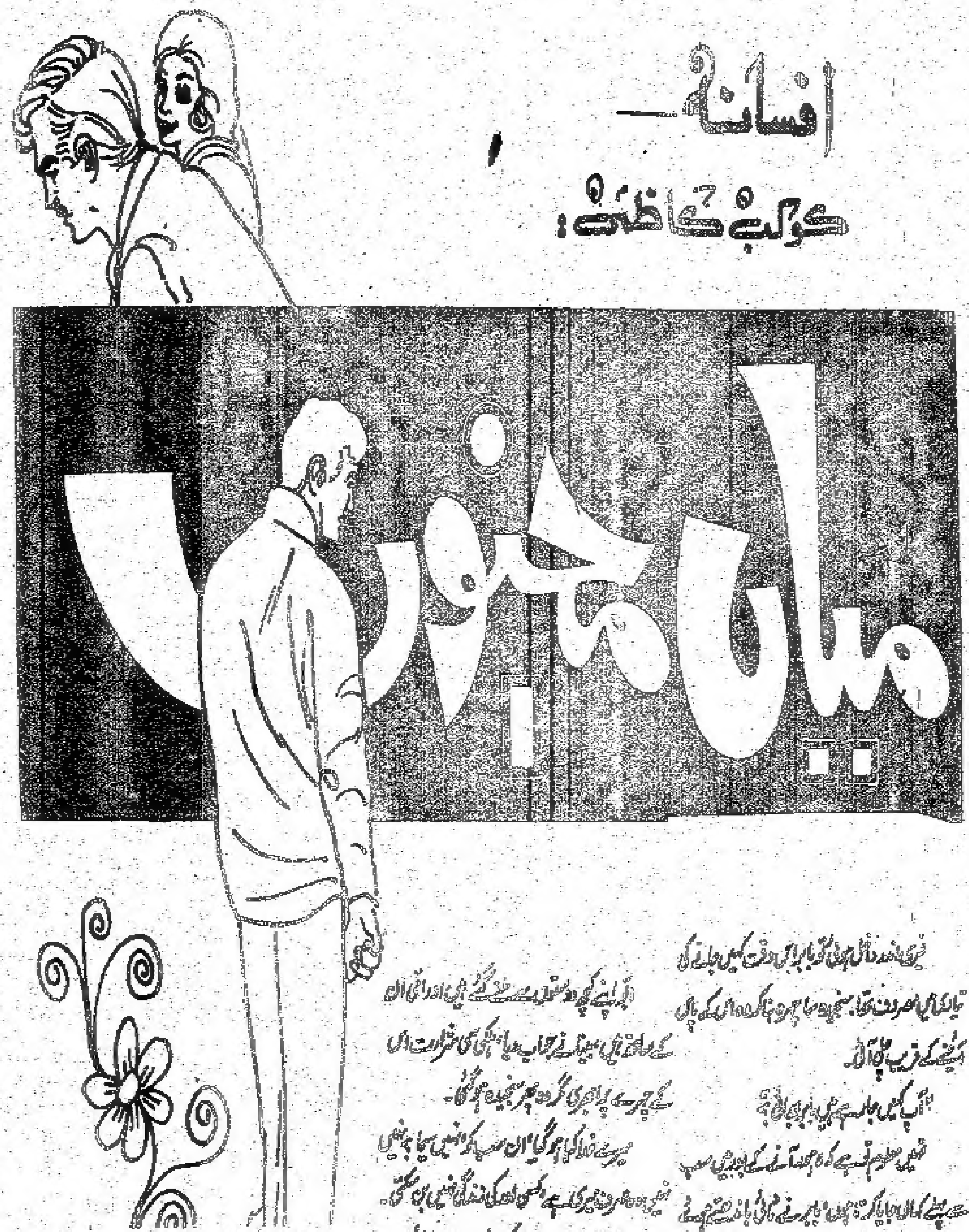
مساوات: یہ دوسری بنیاد ہے نظام مصطفےٰ کی۔ قانون کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں۔ رنگ و نسل اور زبان و علاقے کی بنیاد پر کسی کو کسی پر کوئی برتری اور فضیلت حاصل نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔"

شوریٰ: اسلام میں شورائیت کو لازم قرار دیا گیا اور مومنین کی تعریف یوں فرمائی گئی ہے کہ ان کے معاملات مشورے سے طے پاتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مومنین سے مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے نظام مصطفےٰ میں شورائیت بحیثیت ایک بنیاد کے سامنے آتی ہے۔ جہاں تک شورائی نظام کی ہیئت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں قرآن مجید نے ایک قاعدہ کلیہ پر اکتفا کیا اور اس کا ڈھانچہ کیا ہو؟ اور اس کی نوعیت اور طریق کار کیا ہو؟ یہ معاملات امت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تاکہ وہ زمانے کے حالات اور زندگی کے بدلتے تقاضوں کی رعایت سے ترتیب دے سکیں۔ باقی صفحہ ۲۳ پر




افسانہ —

کوکب کاظمی



صراط مستقیم

مبارکباد

ہم جناب ڈاکٹر اقبال
اور بیگم ہیلڈا اقبال کو بچی کے
پیدائش پر دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں

(ادارہ)

THE MESSENGER

پیغامبر

(اسکاربرو (کینیڈا))

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجنبی

ہمیں وزارت کا عہدہ نہیں دیا گیا ——

—— ملک کی سیاست بے جان ہے

—— ملک کے عوام بے حس ہیں

—— ملک بے حد خراب ہے

ہمیں نگار ایوارڈ نہیں ملا ——

—— فلم انڈسٹری میں جاہل لوگوں کی افراط ہے

—— فلم انڈسٹری گناہوں کا دلدل ہے

—— فلم انڈسٹری سرمایہ داروں کیلئے تفریح کا ذریعہ ہے

ہمارا افسانہ اس اخبار میں شائع نہیں ہوا ——

—— وہ بھی کوئی اخبار ہے

—— اس کو پڑھتا کون ہے

—— اس کے مدیر کو کتابت ہی کیا ہے

ہمیں مشاعرہ میں شرکت کیلئے دعوت نامہ نہیں ملا ——

—— وہ مشاعرہ تھا یا قوالوں کا جمگھٹا

—— کہیں مشاعرہ ایسے ہوتا ہے

—— کوئی ڈھنگ کا شاعر نہ تھا بس......

قرآن کی نمائش کے سلسلے میں ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا ——

—— ارے یہ سب پیسے بنانے کے دھندے ہیں

—— مذہب کے نام پر جیبیں گرم کی جاتی ہیں

—— سستی شہرت کیلئے ایسا کرنا ہی پڑتا ہے

ریڈیو پروگرام میں ہمیں کبھی شرکت کا موقع نہیں دیا گیا ——

—— اس پروگرام کو سنتا کون ہے

—— اگر ان لوگوں کی آواز اچھی ہے تو کیا ہوا اصل تو مواد ہوتا ہے

—— ارے یہ سب بکواس ہے کہ لوگ سالگرہ کی تقریب روک کے یہ پروگرام سنتے ہیں

ایوارڈ کی تقسیم ہوئی تب ہمیں جج نہیں بنایا گیا ——

—— ایوارڈ جیسے کوئی دیتے کیسے جیسے اس سے بہتر تھا لاٹری کے ٹکٹ سے دے دیتے

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

مشعلِ ہدایت

تعلیمات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

* ایک ساعت انصاف (برسہا برس) کی عبادت سے بہتر ہے۔
* وہ شخص بے دین ہے جس میں دیانتداری نہیں۔
* وہ شخص بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔
* جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں، کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔
* بری مجلس سے احتراز کرو۔
* انسان کی سرداری یہ ہے کہ وہ کفایت شعار ہو۔
* غلطی کرکے پچھتانا اللہ کا ملنا ہے
* مکر، دھوکا اور خیانت کرنے والا دوزخ میں جائے گا۔
* عورت کی عزت شریف الطبع ہی کرتے ہیں اور اس کی اہانت کمینے لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرتا۔
* عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو جائے
* (اللہ کو ماننے کے بعد) بہترین دانائی انسانوں سے محبت کرنا ہے۔
* بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے
* خدا بلند امور کو پسند اور گھٹیا کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔
* دولت مند پر حسد نہ کرو، دولت کی لذتیں فانی و عارضی ہیں۔
* خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیرخواہ ہو۔
* جو شخص عیب جوئی کرتا ہے اور لوگوں پر آوازیں کستا ہے اس کیلئے بڑی تباہی ہے
* جو کوئی اللہ پر توکل رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔
* سب سے زیادہ نیکی اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔
* امانت سے رزق بڑھتا ہے، خیانت سے افلاس لازم آتا ہے۔
* سادگی ایمان کی علامت ہے۔
* اپنے کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ خدا سے صرف اپنا حق مانگتا ہے اور خدا حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا (یعنی اسے اس کا حق ضرور ملتا ہے)
* وہ شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو سیر ہو کر کھائے لیکن اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔
* سردار بننے سے پہلے علم حاصل کرو

سچی باتیں

از مولانا عبدالماجد دریابادی

ابھی مہینہ دو مہینہ کا ذکر ہے کہ ایک دن دفعتہ خبر ملی کہ میری ایک رضاعی ماں مرض الموت میں مبتلا ہیں اور مجھے دیکھنے کو بیتاب ہیں۔ یہ پیشہ ور دائی نہ تھیں، اچھے خاصے شریف گھرانے کی غریب بیوی تھیں، بلا خیال اجرت و معاوضہ محض ہمدردی و ہمسایگی میں میری رضاعت دو چار بار کر دی تھی۔ بصارت تو پہلے ہی سے جا چکی تھی، دیکھا اب سماعت بھی جا رہی ہے اور گفتگو پر قدرت مشکل ہی سے باقی رہ گئی ہے۔ کچا پکا سہ دری مکان، فرش اور دیواریں ٹوٹی ہوئی، ایک کونے میں جھلنگا پلنگ پڑا ہوا ہے۔ آنکھیں بے نور، مجھے دیکھنے کو بلایا تھا مگر دیکھنے سے معذور، بخار تیز، پسلی چل رہی تھی، کھانسی کی شدت سے دم پر بنی ہوئی، جتنا بولتیں اس سے زیادہ کھانستیں، ہر کھانسی سے معلوم ہوتا کہ دم اب اکھڑا اور جب اکھڑا۔ کوشش کی گئی کہ جیسے تیسے کچھ کلمات تسکین سنائے جائیں، پوری خاطر خواہ کامیابی نہ ہو پائی۔

دل کی آنکھوں کے سامنے ایک عجیب پرحسرت و پرعبرت منظر تھا۔ یہی زندہ لاش ہمیشہ سے ایسی بے بس، بے کس، بے حس، بے حرکت، بے رونق نہ تھی۔ جب رضاعت کی ہوگی جوان زندہ ہوں گی، سہاگ قائم ہوگا، آرزوؤں، ارمانوں کے دن ہوں گے، ماں باپ تندرست اور خدا جانے کون کون عزیز، ناز بردار، خاطر دار موجود ہوں گے۔ جسم میں قوت ہوگی، طاقت ہوگی، آنکھیں دنیا بے نور نہ تھیں، اس وقت چمکدار، شفاف ہوں گی۔

یہ دم توڑنے والی لاش سراپا قوت ہوگی، یہی قوت کہ دوسرے کی زندگی کا سہارا بن گئی، اور وہ جو آج چارپائی کے پاس اچھا بھلا کھڑا تندرست و توانا کھڑا ہوا ہے، اس وقت کیا تھا؟ محض چند روز کا ایک لوتھڑا گوشت، محتاج اور بے چارگی کا مجسمہ، نہ چلنے کی سکت، نہ اٹھنے بیٹھنے کی قوت، نہ اس قابل کہ اپنے کو غلاظت و گندگی سے بچا سکے، نہ اس پر قادر کہ اپنی مکھی کو اڑا سکے۔ اللہ اللہ آج نقشہ بالکل الٹا ہوا، دیکھتے ہی دیکھتے ترتیب الکل الٹ گئی۔ جو طاقتور اور قوت والی تھی وہ عجز و درماندگی کی تصویر، اور جو مجسمہ احتیاج و درماندگی تھا وہ آج اپنے کو ارادہ والا اور قوت والا، اختیار اور قدرت والا سمجھ رہا ہے۔

ضعیفہ کا وقت مقررہ آچکا تھا۔ دو چار روز اور جھیل کر ختم ہو گئیں لیکن بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ یہ منظر کیا دنیا سے انوکھا اور یہ نقشہ کیا جہان سے نرالا تھا؟ ہم اور آپ اور ہر ایک بڑے چھوٹے کے لئے کیا کچھ ایسی ہی صورت فطرت سے مقدر اور مقرر نہیں کر دی گئی ہے؟ ہوش میں آنا ہے کہ یہ ٹھیکی ہوئی قوت نشے سے مست ذرا کے خبر دار کہ جو [illegible] جوانی بھلا دے رہی ہے وہ زوال پذیر ہو رہا ہے، کبھی کا بچھڑ رہ چکا ہے۔ ہر جگہ بوڑھی کمر اور جھریاں پڑے ہوئے سوکھے گالوں کا "ہیر وقت" کبھی ہوش ربا بن کر وقت کی بہاریں لوٹ چکا ہے۔ جو آج نادان ہیں کبھی وہی دانا رہ چکے ہیں۔ ہر "آغاز" کا ایک "انجام" ہے، ہر طلوع کے بعد زوال ہے اور ہر جینے کا آخر مرنا۔ مبارک ہیں وہ جو "آج" میں "کل" کو یاد رکھے ہوئے ہیں اور حال کے آئینہ میں مستقبل کے جلوے دیکھ رہے ہیں۔

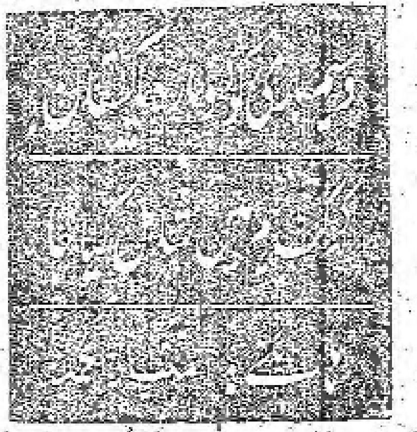


مشتاق محمد نے بمبئی ٹیسٹ کے دوران کہا تھا

میں آؤں گا اور بیسٹ ٹیم کیلئے خوب محنت کروں گا

انٹرویو: ہرپیش منوانی
ترجمہ: یوسف خان





THE MESSENGER
پیغامبر

جلد ۲ | شمارہ ۵

چین پاکستان کی بھرپور مدد کرے گا

آزادی کے تحفظ کی جدوجہد میں چین پاکستان کے ساتھ ہے

افغانستان کے عوام کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق دیا جائے

پاکستان کے صدر کے اعزاز میں ضیافت میں چیئرمین ہوا کا اعلان

تحریک استقلال، پیپلز پارٹی اور پاکستان نیشنل پارٹی جمہوریت کی بحالی کے لئے متحدہ محاذ بنائیں گی

شمال مشرقی بھارت میں علیحدگی کی دوسری تحریکوں نے نظام حیات معطل کر دیا

تری پورہ، آسام، میگھالیہ، میزورام اور منی پور میں سرکاری اور اقتصادی کاروبار ٹھپ ہو گیا

جدہ میں تین پاکستانی

ہوٹل میں ہلاک ہو گئے

بلوچستان کی صوبائی اسمبلی

کا اگلے ہفتے اجلاس ہوگا

کوئٹہ (رپٹ) تشکیل شدہ بلوچستان کی صوبائی کونسل کا پہلا اجلاس بدھ اور جمعرات کے روز صوبائی اسمبلی کی عمارت میں ... کونسل کے اجلاس کی صدارت صوبائی گورنر اور کونسل کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل رحیم الدین خان کریں گے۔